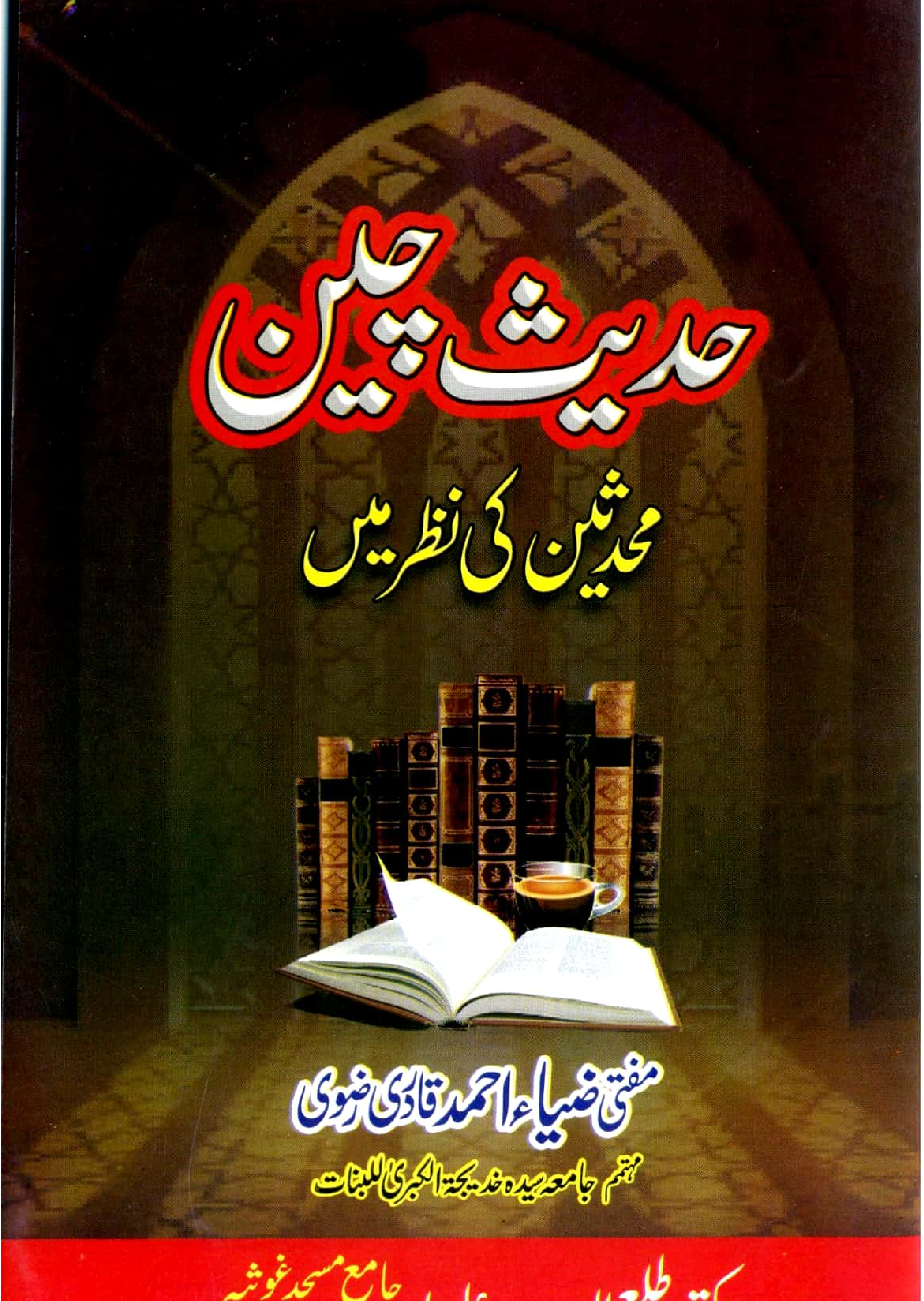


مکتبہ طلع البدر علینا جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور


مَکْتَبۂ قَادِرِیّہ
داتا دربار مارکیٹ، لاہور 042-37226193, 0321-7226193

حدیث چین

محدثین کی نظر میں

مفتی ضیاء احمد قادری رضوی
مہتمم جامعہ سیدہ خدیجۃ الکبری للبنات
کوٹ مظفر میلسی وہاڑی

مکتبہ طلع البدر علینا
جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب: حدیث چین محدثین کی نظر میں

مولف : مفتی ضیاء احمد قادری رضوی

03044161912

تعداد : 1000

کمپوزنگ: قادری کمپوزنگ سینٹر

ناشر: مکتبہ طلع البدر علینا

سن اشاعت: محرم الحرام 1439 بمطابق ستمبر 2017

ھدیہ 80 روپے

پروف ریڈنگ: علی احمد رضوی، محمد ذیشان رضوی

برائے رابطہ

قاری محمد یعقوب خواجگی و قاری محمد مسعود رضا

الانتساب

امام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا الشاہ

امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ

امام اہل سنت حضرت یوسف بن اسماعیل النبہانی

رحمۃ اللہ تعالی علیہ

امام اہل سنت فاتح قادیانیت

مولانا پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ

حسب الارشاد

سراپا خلوص ہمدرد اہل سنت عاشق رسول

جناب الحاج محمد عارف قادری رضوی صاحب

حفظہ اللہ تعالی

گر قبول افتد زہے عزو شرف

فقیر ضیاء احمد قادری رضوی

ملنے کے پتے

مکتبہ طلع البدر علینا جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور

ہجویری ورائٹی ہاؤس سوڈیوال ملتان روڈ لاہور

دارالنور مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور

قادری کتب خانہ قائداعظم روڈ میلسی

مکتبہ فیضان مدینہ رائے ونڈ

قادری کتاب گھر کوٹ مظفر

مولانا فیض احمد قادری رضوی

03078774437

محمد وسیم عالم قادری

۰۳۲۱۴۰۶۶۲۷۴

عاشق رسول جناب الحاج محمد آفتاب قادری رضوی صاحب، جناب عزت مآب الحاج محمد نعیم ٹھٹھوی صاحب، جناب محمد یاسر صاحب، جناب قاری محمد سراج الدین قادری، جناب محمد الیاس قادری صاحب، جناب رانا شمشاد صاحب، جناب محمد انعام اللہ قادری رضوی، جناب قاری محمد طیب صاحب۔

جناب محمد طلحہ صاحب جناب محمد شکیل صاحب

فہرست

عرض فقیر

جس طرح اللہ تعالی نے جڑی بوٹیوں میں خاص خاص اثر رکھے ہیں جن میں سے بعض کو طبیعت انسانی کے لئے مفید جبکہ بعض کو مضر سمجھا جاتا ہے اور دوا اور علاج میں ان کا لحاظ رکھا جاتا ہے اسی طرح انسانی افعال و اعمال میں بھی ہر عمل کے کچھ خواص ہوتے ہیں جو قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں بیان کیے گئے ہیں اور بعض مشاہدات اور بار بار کے تجربہ سے ثابت ہیں۔

زبان اور لباس بھی اسی سلسلے کی دو کڑیاں ہیں ان میں اللہ تعالی نے خاص اثر رکھے ہیں اور اکثر احکام اسلامیہ میں ان کا خیال رکھا گیا ہے۔

صدیوں کے تجربات اور ہزاروں مشاہدات سے یہ امر درجہ یقین کو پہنچ گیا ہے کہ انسان جس قوم کی زبان کو اختیار کرتا ہے اس کے خیالات اور افکار و اخلاق نہایت سرعت سے اس کے قلب و دماغ میں سرایت کر جاتے ہیں۔ ہوسکتا ہے آپ کو سمجھ آئے یا نہ آئے ہمگر نتائج اس کے اس قدر کھلے ہیں کہ کوئی بھی اس کا انکار نہیں کر سکتا۔

ہمارے اسلاف اس بات سے مکمل آگاہ تھے انہوں نے جب جزیرۃ العرب سے ہدایت کا علم اٹھا کر عجم کی طرف قدم نکالا تو ہر جگہ اس کا خیال رکھا اور جس طرح اسلام کی اشاعت و تبلیغ کو تمام عالم انسان پر عام کرنے کی کوشش کی اسی طرح عربی زبان اور عرب وضع قطع اور لباس کو بھی عام کرنے کی کوشش کی اور تھوڑے ہی عرصہ میں وہ حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی جس کی ساری دنیا میں مثال نہیں ملتی۔ ایک طرف دنیا کا جغرافیہ بدل ڈالا تو دوسری طرف طبقات ممالک کی زبانیں بدل دیں۔ اس سے پہلے مصر میں قبطی زبان، شام

میں رومی زبان، عراق وخراسان میں فارسی زبان اور بلاد یورپ میں بربری زبان بولی جاتی تھی۔ اسلام جب ان ممالک میں پہنچا تو ان کی زبانیں اس طرح بدل دیں کہ لوگ اپنی مادری زبانیں بھی بھول گئے اور ان کی ملکی زبانوں کا نام ونشان نہ رہا۔

اسی حکمت عملی کا ایک جزو یہ تھا یا اساطین امت جس خطہ ملک میں اترے جب خطبہ دیا تو عربی زبان میں دیا حالانکہ مخاطب عربی زبان سے بالکل ناواقف تھے اور یہ حضرات اس پر قادر تھے خود یا کسی ترجمان کے ذریعے خطبہ کو ملکی زبان میں مخاطبین تک پہنچا دیں لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا اور ضروری احکام کو مخاطبین کی ملکی زبان میں پہنچا دینے کے لئے دوسرے انتظامات کر کے خطبوں کو صرف عربی زبان میں منحصر رکھا تا کہ مخاطب کو خود اس طرف رغبت ہو کہ امام وامیر کی تقریر کا مفہوم جاننے کے لئے عربی زبان سے آشنا ہو اور ایسا ہی ہوا۔ اہل اسلام نے کسی کو بھی مجبور نہیں کیا کہ تم عربی زبان سیکھو بلکہ خود ان کے دلوں میں رغبت پیدا ہوئی اور وہ لوگ آہستہ آہستہ عربی زبان کے قریب آنے لگے۔

بخلاف عیسائیوں کے جب ان کو اس گر کی خبر ہوئی تو انہوں نے اپنی زبان کو عام کرنے کی ناکام سعی شروع کی تو اس مقصد کے لئے خلق اللہ کی زندگی تنگ کر دی، انہوں نے سفر وحضر اور معاملات، بیع وشراء، رزق وروزی کو اپنی زبان جاننے پر موقوف کر دیا، ان کی ازلی محرومی اور زبان کی تنگی وسختی اگر درمیان میں نہ ہوتی تو بلاشبہ آج انگریزی کے سوا کسی اور زبان کا نام ونشان نہ رہا ہوتا، یہ اللہ تعالی نے اسلام اور اسلامی زبان کو ہی فضیلت عطا فرمائی ہے، کہ وہ جس ملک میں داخل ہوئی تو ساری زبانیں منسوخ کر کے ان کی جگہ لے لی۔

اس بات کی تائید ابن تیمیہ کے اس قول سے بھی ہوتی ہے

ابن تیمیہ المتوفی (۷۲۸ھ) کا قول

واعلم أن اعتياد اللغة يؤثر في العقل، والخلق، والدين تأثيرا قويا بينا.

ترجمہ: اور یقین جان لے کہ کسی بھی زبان کا عادی ہونا انسان کے عقل وخلق اور دین میں بڑی مضبوط اور واضح تاثیر پیدا کرتا ہے۔(۱)

اب اگر ہم عربی زبان پڑھیں گے یا سیکھیں گے تو اسلامی عقائد کا اثر ہماری عقل، خلق اور ہمارے دین میں پیدا ہوگا، اور اگر ہم عربی کے علاوہ کسی اور زبان کے عادی بنیں گے تو ظاہری بات ہے کہ اسی کے عقائد ونظریات اور افکار کی چھاپ ہماری عقل وخلق اور دین میں نظر آئے گی، جس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ ہماری عقل بھی

انہیں جیسی اور اخلاق بھی ان سے ملتے جلتے اور دینی افکار بھی انہیں جیسے ہو جائیں گے۔

اس سے ثابت ہوا کہ کسی کی زبان کو اپنانے میں تین خرابیاں پیدا ہوتی ہیں

عقل کی خرابی

دور حاضر میں جیسے ہر شخص کو انگریزی سیکھنے کا شوق ہے اس کی وجہ سے عقل بھی خراب ہو جاتی ہے جیسے ہم اپنی مادری زبان کو بے ہودہ زبان جاننے لگ جاتے ہیں، بہت سے ایسے لوگوں سے ملاقات ہوئی ہے جو اپنے بچوں کو بچپن سے انگریزی سکھانا شروع کر دیتے ہیں پوچھنے پر معلوم ہوا کہ اردو اور پنجابی زبان میں کئی الفاظ ایسے ہیں جو بے ہودہ ہیں جس کی وجہ سے ہم اپنے بچوں کو اس سے دور رکھتے ہیں، اب آپ ذرا غور کریں اس کے ذہن میں یہ خرابی کیوں پیدا ہوئی کہ ہماری مادری اور قومی زبان اردو اور پنجابی بے ہودہ زبان ہے، اور ان لوگوں کا دماغ ایسا دگرگوں ہو جاتا ہے کہ پھر اپنی ہر ہر چیز میں خرابی اور بے ہودگی نظر آتی ہے۔ اپنی چیز کو چھوڑ کر دوسروں کی چیزوں کو ترجیح دینے کی وجہ سے یہ خرابی لازم آتی ہے، اس کے لئے لازم ہے کہ اگر آپ کو کوئی بھی زبان سیکھنی ہے اس سے پہلے اپنے دین میں

رسوخ حاصل کریں اور اپنی ثقافت سے آگاہی حاصل کریں پھر جہاں چاہیں پڑھیں اور جہاں چاہیں جائیں آپ کو پھر اپنا دین اور اپنی ہی ثقافت اچھی لگے گی، پھر آپ ان کے افکار سے متاثر نہیں ہوں گے اور ان کے عقائد کو نہیں اپنائیں گے اور نہ ہی وہ آپ کے عقائد کے متعلق شکوک وشبہات آپ کے ذہن میں ڈال سکیں گے۔

ہم آج انگریزوں کے مظالم اور تکبر آمیز معاملات سے نالاں ہیں، ان کو برا بھی کہتے ہیں اور مخالفت کا اظہار بھی کرتے ہیں، مگر افسوس کہ انگریز جن عادات وخصال اور اخلاق ومعاشرت کی وجہ سے قابل نفرت ہیں وہ ہمارے رگ وپے میں سرایت کیے ہوئے ہیں۔ انگریزوں کو ہندوستان سے نکالنے کے لیے تو بہت لوگ سرگرم تھے لیکن انگریز کو قلب ودماغ اور اس کی غلامی کے طوق کو اپنے گلے سے نکالنے کے لئے کوئی بھی تیار نظر نہیں آتا، حالانکہ وہ غیر اختیاری ہے اور یہ اختیاری اس کے راستے میں بہت سی مشکلات یہاں کچھ نہیں۔

اگر حقیقت میں ہم کو یہود ونصاریٰ اور انگریزوں سے نفرت ہے تو ہمارا پہلا قدم یہ ہونا چاہیے کہ آج ہی ان کی وضع وقطع اور طرز معاشرت کو یک لخت چھوڑ دیں اور زبان کا استعمال بھی بقدر ضرورت ومجبوری کریں، اور بغیر شدید ضرورت کے انگریزی الفاظ کا استعمال نہ کریں اور جن مواقع میں انگریزوں کی پالیسی نے ہم کو انگریزی کے لئے مجبور کر رکھا ہے ان میں بھی اس کی کوشش کریں کہ ہم اس سے گریز کریں۔

آج ہم احساس کمتری کا شکار ہو چکے ہیں کہ ہمارے ملک پاکستان اس کی اکثریت آبادی اردو تک نہیں بول سکتی مگر ہمارے حکمران جب بھی پاکستان میں خطاب کرتے ہیں تو انگریزی میں خطاب کرتے ہیں کہ کیا ہماری زبان اس لائق نہیں ہے کہ اس میں خطاب کیا جائے۔

عقل کی خرابی کی ایک اور مثال بیان کرنا ضروری جانتا ہوں کہ اس طبقہ کی اکثریت جیسے جیسے تعلیم میں کمال حاصل کرتی جاتی ہے ویسے ویسے اپنے والدین کو پاگل سمجھنا شروع کرتے

جاتے ہیں اور یہ کہتے ہیں ڈیڈی آپ کو کیا معلوم آج دنیا کہاں پہنچ گئی ہے۔

کسی شاعر نے کہا تھا

ہم ایسی کتابیں قابل ضبطی سمجھتے ہیں

جن کو پڑھ کر بچے والدین کو خبطی سمجھتے ہیں

اور اس تعلیم کی نحوست یہ بھی ہے کہ اس علم میں کمال آتے ہی علماء کرام کو بھی جاہل سمجھنا شروع کر دیتے ہیں، ایک عالم کے پاس ایک شخص جو خبطی قسم کے ذہن کا حامل تھا آیا اور اس نے دیکھا کہ وہ عالم دین بخاری شریف پڑھا رہے ہیں، اس نے آتے ہی اعتراضات کی بوچھاڑ کر دی کہ مولوی صاحب! انگریز تو چاند پر چلا گیا اور تم ابھی تک بخاری پڑھا رہے ہو، انہوں نے فرمایا: کیا تم چاند پر گئے ہو؟ تو اس نے کہا کہ نہیں، عالم صاحب نے پھر سوال کیا کہ کیا آپ بخاری شریف پڑھا سکتے ہو؟ تو اس نے کہا کہ نہیں۔ اس عالم صاحب نے فرمایا: انگریز چاند پر گیا اور میں بخاری پڑھا رہا ہوں اور تمہارا تو شمار کسی میں بھی نہیں ہے، نہ تم چاند پر جا سکے اور نہ بخاری پڑھا سکے۔

اخلاق کی خرابی

اور اخلاق بھی بگڑ گئے ہماری قوم نے کفار کے اخلاق کو اپنا لیا ہے، آپ ان کی شادی بیاہ کے معاملات کو دیکھ لیں تو حیران ہو جائیں گے کہ یہ مسلمان ہیں صرف کھانا کھانے کا انداز ہی دیکھ لیں تو کبھی بھی یقین نہیں کریں گے کہ یہ مسلمان ہیں یا کبھی مسلمان رہے ہوں گے، آج انگریز نے اپنے کتوں کی ایسی تربیت کی کہ چالیس پچاس کتے ایک جگہ جمع ہوں اور ان کے سامنے گوشت رکھا جائے تب تک کتے اس گوشت کے قریب نہیں آتے جب تک وہ شخص سیٹی نہ مار دے لیکن انسانوں کو آپ شادی پر کھانا کھاتے دیکھ لیں تو حیران رہ جائیں گے کہ کتوں کو تہذیب آ گئی اور انسانوں کے اخلاق بگڑ گئے۔ جانور کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہیں لیکن

آج ان ترقی یافتہ انسانوں کو آپ دیکھ لیں کہ یہ بھی کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہیں، جس طرح جانور پیشاب کرنے کے بعد استنجا نہیں کرتے اسی طرح انگریز نہیں کرتے اور ان کے پیروکار بھی استنجا نہیں کرتے، یہاں پر بات نقل کرنا ضروری جانتا ہوں ہو سکتا ہے کہ کسی کو سمجھ آجائے۔

ایک شخص بے چارہ ان پڑھ تھا اس نے اپنے بیٹے کو اسکول میں داخل کروادیا کئی سالوں کے بعد اس کے ایک دوست نے سوال کیا کہ آپ کا لڑکا پڑھ رہا تھا اس نے کہاں تک پڑھ لیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اس کا تو مجھے کوئی پتہ نہیں بس مجھے اتنا معلوم ہے کہ وہ اب کھڑے ہو کر پیشاب کرنے لگ گیا ہے آگے خود اندازہ لگا لو کہ کتنا اس نے علم حاصل کر لیا ہے۔

جس طرح کافر انگریز اپنے کپڑے پاک نہیں رکھتا اسی طرح یہ اس کا غلام بھی اپنے کپڑے پاک نہیں رکھتا۔ جس طرح انگریز کافر نے اپنے والدین کے لئے اولڈ ہاؤس بنائے اسی طرح ہمارے ملک پاکستان میں بھی اولڈ ہاؤس بن گئے ہیں۔

دینی بگاڑ

اور دین کا تو حال نہ پوچھیں کہ ہماری حالت کیا ہو گئی ہے، جو بھی بچے پڑھنے جاتے ہیں سب سے پہلے ان کے دلوں سے دین کی محبت اور دین سے لگاؤ ختم کیا جاتا ہے اور اس کے دل سے رسول اللہ ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت کرام کی محبت نکالی جاتی ہے، اور ان عظیم ہستیوں پر اعتراضات کرنے سکھائے جاتے ہیں اور بعض بے دین لوگ پڑھ کر جیسے فارغ ہوتے ہیں تو دین دشمن بن چکے ہوتے ہیں

اگر یہ لوگ سکول جانے سے پہلے دین پڑھے ہوتے تو انہوں نے ایسا کہنا تھا کہ

''میں اپنی زندگی میں پاکستان کا وزیر اعظم عیسائی کو دیکھنا چاہتا ہوں''

اگر انہوں نے دین پڑھا ہوتا تو کبھی ایسا کہتے؟

”مجھے ووٹ دو میں رسول اللہ ﷺ کی ناموس کا قانون ختم کر دوں گا“

اگر انہوں نے دین پڑھا ہوتا تو کبھی ایسا کہتے؟

”رسول اللہ ﷺ کی ناموس کا قانون کالا قانون ہے“

اگر انہوں نے دین پڑھا ہوتا تو کبھی ایسا کہتے؟

”ناموس رسالت کا قانون غیر انسانی قانون ہے“

اگر انہوں نے دین پڑھا ہوتا تو کبھی ایسا کہتے؟

”فلم بنانا عبادت ہے“

اگر انہوں نے دین پڑھا ہوتا تو کبھی ایسا کہتے؟

”مسلمانوں سے تو اچھے انگریز ہیں“

اگر انہوں نے دین پڑھا ہوتا تو کبھی ایسا کہتے؟

کافر قرآن سمجھ کر چاند پر پہنچ گئے اور ہم یہاں رہ گئے“

اگر انہوں نے دین پڑھا ہوتا تو کبھی ایسا کہتے؟

”سکولوں میں ڈانس کی کلاس لگتی“

اگر انہوں نے دین پڑھا ہوتا تو کبھی ایسا کہتے؟

”ہم پاکستان میں کوئی ملا نہیں رہنے دیں گے“

اگر انہوں نے دین پڑھا ہوتا تو کبھی ایسا کہتے؟

”دین کا سیاست میں کیا کام“

اگر انہوں نے دین پڑھا ہوتا تو کبھی ایسا کہتے؟

”پردہ دل کا ہوتا ہے چہرے کا نہیں“

اگر انہوں نے دین پڑھا ہوتا تو کبھی ایسا کرتے؟

''ناموس رسالت کو بچوں کا کھیل نہ جانتے''

اگر انہوں نے دین پڑھا ہوتا تو کبھی ایسا کرتے؟

''مسئلہ ختم نبوت کی شق نکالتے''

یہ وہ باتیں ہیں جو یہ جاہل لوگ ہمیشہ کرتے رہتے ہیں اور مستزاد یہ کہ یہ لوگ اپنے آپ کو پڑھا لکھا بھی جانتے ہیں نعوذ باللہ من ذلک ۔

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو صاحبزادہ عبدالقیوم نے اسلامیہ کالج کی تعمیر وترقی کے لئے لے جانا چاہا تو آپ نے ناپسند فرمایا تو صاحبزادہ نے آپ کو خط لکھا

''دیگر اقوام ہم مسلمانوں سے علم حاصل کر کے بہرور ہو چکی ہیں مگر ہم خود اپنے بزرگوں کا ورثہ اپنے ہاتھ سے دے بیٹھے ہیں''

حضرت رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے جوابا فرمایا: آپ کے اس فقرہ پر تعجب ہوا مخدوما! اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک علم معتد بہ علوم شرائع وادیان ہیں یعنی علوم الٰہیہ اور وہ بفضلہ تعالی اپنے خدام سمیت محفوظ و مصئون ہیں۔ ہمارے نزدیک تاحال دیگر اقوام ان علوم سے بے بہرہ ہیں، آپ کے اس فقرہ بالا کی صحت بالکل صورت پذیر نہیں ہوتی۔ البتہ ہمارے ہاتھ سے ان علوم کا نکل جانا اس صورت میں صحیح ہو جائے گا کہ اب بحسب کلمۃ الخیر ارید بہا شر ترقی اسلام کے نام سے کام لیا جائے فاللہ خیر حافظاً وھو ارحم الرحمین ۔ اس کے لئے صحیح عنوان ترقی اسلام نہیں ترقی اسباب معیشت ہے اور وہ بھی غیر شرعی اسباب سے، برعکس نہند نام زنگی کافور ۔ اس کے بعد ماوشما سے جو بھی زندہ رہے گا دیکھ لے گا، اس طرز تعلیم کا اثر احکام شرعیہ، صوم وصلوۃ وغیرہ کو پس پشت ڈالنے اور ظاہری اعزاز وشکم پروری کے بغیر کچھ نہیں ہوگا مگر جسے اللہ تعالی محفوظ رکھے۔ وما علینا الا البلاغ

(ج)

اب ذرا غور کریں حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کلام پر کہ آپ نے آج سے بہت عرصہ پہلے فرمایا تھا کہ اس تعلیم کا مقصد دین سے دور کرنا اور نماز روزہ سے ہٹانا ہے اور دینی غیرت کا خاتمہ کرنا ہے اور ظاہری ترقی کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔ یہ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کرامت تھی ہے کہ آپ نے جو کچھ آج ہم دیکھ رہے ہیں وہ سب کچھ پہلے ہی بتا دیا۔

اسی سوچ کو واضح کرتے ہوئے سید اکبر الہ آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا

پڑھ کے انگریزی میں "دانا" ہو گیا
کم کا مطلب ہی "کمانا" ہو گیا
"نئی تہذیب" میں دقت زیادہ تو نہیں ہوتی
مذاہب رہتے ہیں قائم فقط "ایمان" جاتا ہے

حضرت شیخ الحدیث مفتی غلام رسول سعیدی فرماتے ہیں

علماء نے کہا ہے کہ علم کی دو قسمیں ہیں: ایک وہ علم جو بقدر ضرورت ہو اور ایک شریعت کے اصول و فروع کا مکمل علم۔ جو علم بقدر ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ جب انسان کے پاس ضرورت سے زائد مال نہ ہو اور اس پر زکوۃ اور حج فرض نہ ہو اور اس پر صرف نماز اور روزہ فرض ہو تو وہ نماز اور روزے کا علم حاصل کرے۔ یعنی نماز کے فرائض و واجبات اور سنن اور اداب کیا ہیں۔ اور وضو کے فرائض و سنن اور اداب کیا ہیں۔ کن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے اور کن چیزوں سے نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح قرآن کریم کو بقدر ضرورت یاد کرے، ہر بالغ شخص پر اتنا علم حاصل کرنا ضروری ہے جب وہ نکاح کرے تو نکاح اور طلاق کا علم حاصل کرے، تا کہ بعد میں بیوی کو تین طلاق دے کر پچھتاتا نہ پھرے۔ بیوی بچوں اور ماں باپ کے حقوق کا علم حاصل کرے۔ ان کی کفالت کے لئے کسب معاش کرے، اور حلال و حرام پیشوں اور ناجائز

تجارت کا علم حاصل کرے، تاکہ لقمہ حرام کھانے اور کھلانے سے محفوظ رہ سکے۔ اگر وہ مالدار ہو اور اس پر زکوۃ اور حج فرض ہو جائے تو ان کا علم حاصل کرے، غرض کہ وہ زندگی کے جس شعبہ سے وابستہ ہو اس شعبے سے متعلق جو اسلام کی ہدایات ہیں اس کا علم حاصل کرنا اس پر فرض عین ہے۔ تمام شعبوں کے متعلق اسلام کی مکمل ہدایات اور شریعت کے تمام اصول و فروع کا علم حاصل کرنا ہر شخص پر فرض عین نہیں ہے۔ البتہ فرض کفایہ ہے، شہر میں کم از کم ایسا ایک عالم کا ہونا فرض کفایہ ہے تاکہ ضرورت کے اس ہر شعبے کے متعلق ہر شخص رہنمائی حاصل کر سکے، اگر شہر میں ایک بھی ایسا عالم نہ ہو تو تمام شہر والے گناہ گار رہوں گے۔ (۳)

مفتی محمد قاسم قادری حفظہ اللہ لکھتے ہیں

افسوس: فی زمانہ مسلمان دین کا علم حاصل کی ہوئی اولاد جیسی عظیم نعمت کی قدر اور اہمیت کی طرف توجہ نہیں دیتے، اور اپنے بیٹوں میں جسے ہوشیار و ذہین دیکھتے ہیں اسے دنیا کی تعلیم دلواتے ہیں، اور اس کے لئے ماہر اساتذہ اور اونچے درجے کے سکول کا انتخاب کرتے ہیں، اور دن رات دنیاوی علوم و فنون میں اس کی ترقی کے لئے کوششیں کرتے ہیں، اور اس کے مقابلے میں اسے دلوائی گئی دینی تعلیم کا حال یہ ہوتا ہے کہ اسے ان عقائد کا علم نہیں ہوتا جن پر مسلمان کے دین و ایمان اور اخروی نجات کا دارومدار ہے۔ مسلمان کی اولاد ہونے کے باوجود اسے قرآن مجید درست پڑھنا نہیں آتا، فرض عبادات کے متعلق بنیادی باتیں نہیں جانتا، نماز، روزے اور حج و زکاۃ کی ادائیگی صحیح طور پر نہیں کر پاتا، یہی وجہ ہے کہ صرف دنیاوی علوم و فنون میں مہارت رکھنے والے اکثر دین اسلام سے ہی بیزار اور اس کے بنیادی احکام پر طرح طرح کے اعتراضات کرتے نظر آتے ہیں، یہ تو ہوشیار بیٹے کے ساتھ طرز عمل ہے، جبکہ اس کے برعکس جو بیٹا جسمانی معذوری یا ذہنی کمزوری کا شکار ہو اسے دنیا کی تعلیم دلوانے کی طرف توجہ کرنے اور اس پر اپنا مال خرچ کرنے کو بیکار اور فضول کام سمجھتے ہیں، اور اسے کسی

دینی مدرسے میں داخل کروا کے اپنے سر سے بوجھ اتار دیتے ہیں۔(۴)

ان کا ایمان متزلزل کیوں ہو جاتا ہے؟

جو بچے دین پڑھ کر سکول وکالج میں جاتے ہیں وہ تو اپنے عقیدے پر قائم رہتے ہیں یا پھر وہ بچے جو علماء کرام کی مجالس میں بیٹھتے ہیں ان کے بھی نظریات نہیں بدلتے یا جن بچوں کے والدین مذہبی رجحان رکھنے والے ہیں اوران کو اپنے بچوں کے ایمان کی فکر ہو تو ان کا ایمان بھی متزلزل نہیں ہوتا ہے، لیکن جن کے والدین خود برائے نام مسلمان ہوں یا مذہبی رجحان تو رکھتے ہوں لیکن ان کو اپنے بچوں کے ایمان کی فکر نہ ہو تو ان کے بچے گمراہ وبددین ہو جاتے ہیں، یہاں پر واقعہ بطور مثال عرض کرنا چاہتا ہوں تا کہ بات سمجھنا آسان ہو جائے۔

منکر خدا کا قصہ

ایک بچہ میرے پاس پڑھتا تھا اس کا والد عالم دین تھا اور پروفیسر بھی اس کا ایک بھائی جو کہ پنجاب یونیورسٹی میں پڑھتا تھا اس نے مجھے بتایا کہ وہ ملحد ہو گیا ہے یعنی وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالی کا کوئی وجود نہیں ہے یہ تم نے خود ہی باتیں گھڑی ہوئی ہیں۔اب بتائیں یہ کیا علم ہے جس نے اس کو خدا تعالی کا ہی منکر بنا دیا ہے۔حالانکہ علم تو نور ہے، علم تو معرفت خداوندی عطا کرتا ہے، علم تو بندے بندگی سکھاتا ہے، وہ علم کیا ہے جس نے اس کو اپنے مالک ومولا سے بے گانہ کر دیا ہے۔

منکر حدیث کا واقعہ

ایک لڑکا جو ہمارے پاس آکر بیٹھتا تھا۔کافی عرصہ کے بعد جب وہ ملا تو حدیث کا منکر ہو چکا تھا پتہ چلا کہ پنجاب یونیورسٹی میں ایک ٹیچر تھا اس کے لیکچر سن کر کلاس کے دو تین بچوں کے سوا سب حدیث کے منکر ہو گئے ہیں۔اب آپ بتائیں یہ کونسا علم ہے جو بجائے رسول اللہ

ﷺ کی محبت دینے کے احادیث رسول ﷺ کا ہی منکر بنا رہا ہے۔اس لئے ہمارا نظریہ یہ ہے کہ سب سے پہلے اپنے بچوں کو قرآن وحدیث کی تعلیم دلاؤ اور علماء کرام کی مجالس میں بیٹھنے کا عادی بناؤ جب ان کے عقائد پختہ ہو جائیں پھر وہ جہاں بیٹھیں کوئی فکر نہیں۔

شیطان اور بدترین لوگوں کا کام کون کر رہے ہیں؟

پیر نیچر کا بیان

سر سید نے (۱۸۹۰ء) نے ایک خط میں لکھا" تعجب یہ ہے کہ جو تعلیم پاتے جاتے ہیں اور جن سے بھلائی کی امید تھی وہ خود شیطان اور بدترین قوم ہوتے جاتے ہیں۔(۵)

اب اس سے اندازہ لگائیں کہ خود سر سید نے اقرار کیا ہے کہ ہماری تعلیم ہی ایسی ہے کہ جو پڑھتا ہے وہ ساری قوم میں زیادہ بدترین ہو جاتا ہے اور پورا شیطان بن جاتا ہے۔اب شیطان سے یہ امید رکھنا کہ وہ قوم کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرے گا یا اس شخص سے یہ امید رکھنا جو خود قوم کا بدترین آدمی ہو وہ قوم کی خیر چاہے گا یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

مثال سرگودھا ہسپتال میں ایک خاتون بے چاری کا آپریشن ہو رہا ہے جس وجہ سے وہ برہنہ پڑی ہوئی ہے دو ڈاکٹر اس کے ساتھ کھڑے سلیفیاں لے رہے ہیں اور اس تصویر کو انہوں نے فیس بک پر ڈال دیا ہے،اب آپ غور کریں یہ قوم کے بدترین لوگوں کا ہی کام ہے اور شیطان ہی ایسا کر سکتے ہیں۔

مثال (۱۱محرم الحرام ۱۴۳۸ھ) کو پاکستانی حکومت نے قانون ختم نبوت میں تبدیلی کر دی۔ اب آپ بتائیں یہ کام کوئی شیطان اور بدترین قوم ہی کر سکتا ہے یا اس کے علاوہ کوئی اور بھی کر سکتا ہے؟

مثال (۱۲اکتوبر ۲۰۱۷) کو مسلم لیگ ن کا وزیر رانا ثناءاللہ نے یہ بیان دیا ہے کہ ہمارے علماء تو مرزائیوں کو کافر قرار نہیں دیتے۔اب یہ بتائے کہ دنیا کا کونسا عالم ہے جو مرزائیوں کو کافر نہیں

کہتا؟

ملک کے سب سے بڑے عہدے دار موجودہ صدر نے یہ کہہ دیا کہ علماء کرام کو چاہیے کہ وہ سود کے مسئلے میں نرمی پیدا کریں۔

اسی حکومت نے مساجد کے سپیکر اتروادیے ہیں۔

اسی حکومت نے جناب ملک ممتاز حسین قادری شہید رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو پھانسی دی ہے۔

اسی حکومت نے تعلیمی نصاب سے جہاد کی آیات اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور امہات المومنین رضی اللہ عنھن اور مسلم فاتحین کے تذکرے نکال دیے ہیں۔

ابھی کچھ دن پہلے ایک عورت جو کہ ڈاکٹر ہے نے ٹیلی ویژن پر گدھی کا دودھ پینا حلال قرار دے دیا ہے۔

ایک ملا جو کہ سیاسی ہے نے کتے کو شہید قرار دے دیا ہے۔

ایک اور ملا جو کہ ٹیلی ویژن پر بہت زیادہ آتا تھا اور خود کو مفتی کہلاتا تھا اس نے نکاح موقت کو جائز قرار دے دیا ہے، اور اس نے کہا کہ نکاح شریعت میں چار جائز ہیں شادیاں جتنی چاہیں کرلیں۔

انہوں نے بھی دین نہیں پڑھا ہوا اگر دین کو سمجھتے تو کبھی ایسا نہ کہتے۔

پچھلے سال کی بات ہے ایک شخص (حمزہ علی عباسی جو کہ مراسی ہے) نے قادیانیوں کے حمایت میں ٹیلی ویژن پر بیان دیا۔ حکومت یا پیمرا نے کچھ بھی نہیں کیا کوئی پابندی نہیں لگائی گئی، جب ٹیلی ویژن پر شبیر ابو طالب نامی ایک شخص اور علامہ کوکب نورانی نے اس کو جواب دیا تو پیمرا نے ان پر پابندی لگادی۔ بندہ پوچھے کہ کیا یہ ملک قادیانیوں کا ہے کہ جن کے حق میں بیانات ٹیلی ویژن پر دیے جاتے رہیں تو کچھ بھی نہ ہو مگر جیسے رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کے دفاع میں کلام کیا جائے تو پابندی؟ یہ کام شیطان ہی کرسکتا ہے اس کے علاوہ کوئی بھی نہیں کرسکتا۔

ﷺ سات ستمبر کو جب ۹۲ نیوز پر جناب نذیر احمد غازی اور اوریا مقبول جان صاحبان نے ختم نبوت پر گفتگو کی تو ان کو حکمرانوں نے نوٹس بھیج دیا۔

اے مسلمانو! اگر تم نے اپنے بچوں کو رسول اللہ ﷺ کی محبت کا درس دیا ہوتا تو ایسا کبھی بھی نہ ہوتا

ﷺ یہی حکومت رسول اللہ ﷺ کی گستاخ آسیہ ملعونہ کو پھانسی نہیں دے رہی۔

ﷺ لاہور شہر میں قذافی اسٹیڈیم میں جب میچ ہونے لگا تو حکمرانوں نے مساجد کو بند کر دیا کہ کہیں میچ میں خلل نہ پڑے، جب کافر بھی اذان سنے تو خاموش ہو جائے اپنے کام کاج ترک کر دے۔ یہ کونسے مسلمان ہیں جنہوں نے کھیل کے لئے مساجد بند کر دیں او جتنے دن میچ ہوتا رہا اتنے دن ان مساجد میں نماز نہیں ہوئی۔

اس سے بھی بڑا افسوس اس بات پر ہے کہ کوئی بھی شخص ان ظالموں کا ہاتھ روکنے کے لئے نہیں اٹھا۔

یہ کونسی ایسی تعلیم ہے جس نے ان کو اسلام کا دشمن بنا دیا ہے اور کفار کا خیر خواہ بنا دیا ہے، افسوس ہے ان ماؤں پر جنہوں نے اپنے بچوں کو سکول و کالج کی تعلیم تو دی مگر رسول اللہ ﷺ کی محبت کا درس نہ دیا، افسوس ہے ان والدوں پر جنہوں نے اپنے بچوں کی دنیا کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کو دنیا کی بڑی بڑی یونیورسٹیوں میں تو بھیج دیا مگر ان کے دلوں میں رسول اللہ ﷺ کے دین کی غیرت پیدا نہ کی۔ جس وجہ سے آج ان کے بچے اسلام سے زیادہ کفر کے حمایتی بنے ہوئے ہیں۔

ان کی صحبت میں بیٹھنے والا انسان دین سے بیزار ہو جاتا ہے اور دین متین پر مختلف قسم کے اعتراضات کرنا شروع کر دیتا ہے، اور علماء کرام کی توہین کرنا ان کا محبوب مشغلہ بن جاتا ہے۔ ان کا سب بڑا مقصد صرف پیسہ ہے وہ چاہے جس طریقے سے بھی آئے یا وہ حرام طریقہ سے آئے یا کسی اور طریقہ سے پیسہ کو انکار نہیں ہے، چاہے ملک وقوم کی عزت بھی بیچنے پڑے تو بیچ

دیں بس پیسہ ہاتھ آئے۔ اللہ تعالی ہماری قوم کو سمجھ اور غیرت دینی عطا فرمائے۔

عیسائی بچوں کو کیسے خراب کرتے ہیں؟

علامہ فیض اللہ برکاتی مصباحی حفظہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ مجھے میرے ایک دوست نے بتایا کہ عیسائی اپنے سکولوں میں پڑھنے والے بچوں کا ایمان وایقان متزلزل کرنے کے لئے مختلف طریقے اپناتے ہیں۔ ان کے دلوں سے اسلام کی محبت نکالنے اور اسلامی عقائد میں شکوک وشبہات پیدا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے۔ وہ مسلم بچوں کو کہتے ہیں تم مسلمان ہو، چلو اپنے اللہ تعالی اور اپنے پیغمبر محمد (ﷺ) سے چاکلیٹ مانگو۔ ان کے کہنے پر بچے چاکلیٹ مانگتے ہیں، مگر نہیں ملتا۔ اب عیسائی کہتے ہیں: عیسی مسیح سے مانگو، جوں ہی بچے چاکلیٹ مانگتے ہیں اسلام دشمن عیسائی بٹن دباتے ہیں اور پہلے ہی ریموٹ کے ذریعہ سیٹ کیا ہوا چاکلیٹ اوپر سے گرنے لگتا ہے، اس طرح عیسائی مسلمان بچوں کے ایمان کو کمزور کرتے ہیں اور ان کے دلوں میں شکوک وشبہات پیدا کرتے ہیں۔( )

یہی طریقہ واردات عیسائیوں کا ہے کہ وہ بچوں کو کہتے ہیں کہ تمھارے نبی محمد ﷺ کچھ نہیں دے سکتے اور یہی طریقہ برطانیہ کی پروڈکٹ جو اسلام کے دعوے دار ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کچھ نہیں کرسکتے اور وہ سکولوں میں بچوں کو یہ باور کرا کر ان کا ایمان خراب کرتے ہیں تو یہ ان کے غلام گلی محلے میں اس طرح کی باتیں کر کے اہل ایمان کا ایمان خراب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حدیث چین محدثین کی نظر میں

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، اخبرنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ، حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، اخبرنا أَبُو سَعِيدِ بْنُ زِيَادٍ، حدثنا جَعْفَرُ بْنُ عَامِرٍ الْعَسْكَرِيُّ، قَالَا :حدثنا الْحَسَنُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي عَاتِكَةَ، -وَفِي رِوَايَةِ أَبِي عَبْدِ اللهِ -حدثنا أَبُو عَاتِكَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ": اطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّينِ، فَإِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ " "هَذَا حَدِيثٌ مَتْنُهُ مَشْهُورٌ، وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ "وَقَدْ رُوِيَ مِنْ أَوْجُهٍ، كُلُّهَا ضَعِيفٌ.

ترجمہ: ابو عاتکہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرو اگر چہ تمہیں چین جانا پڑے۔ بے شک علم حاصل کرنا فرض ہے ہر مسلمان پر۔

اس حدیث کا متن مشہور ہے اور اس کی سند ضعیف ہے یہ روایت جتنی وجوہ سے روایت کی گئی ہے سب ضعیف ہیں۔(۷)

کچھ محدثین کے نزدیک یہ حدیث ضعیف ہے لھذا انہوں نے اس کا مطلب بھی بیان کیا ہے۔ جو مطلب محدثین نے بیان کیا ہے وہ ہم یہاں بیان کرتے ہیں تا کہ واضح ہو کہ محدثین نے اس حدیث کا کیا مفہوم بیان کیا ہے۔ اپنی طرف سے تخمینے لگانا درست نہیں۔ تا کہ یہ مسئلہ بھی واضح ہو کہ ہمارے محدثین کے ہاں اس حدیث کا معنی کیا ہے؟

امام محمد بن ابراہیم بن علی أبو عبداللہ، عز الدین المتوفی ۸۴۰ھ)

امرتَ أن تطلُبَ الدِّينَ الحَنيفَ ولو ...بالصِّينِ أو بالأقاصي مِن فِلِسطينِ

والعِلْمُ عقلٌ وَنقلٌ ليسَ غيرهما ...والعقلُ فيكَ وَليسَ العَقلُ في الصِّينِ

أمرت أن أطلبَ العِلمَ الشريفَ وَلَو ...بالصّين إن كان عِلمُ الدِّين في الصِّين

ترجمہ: تم کو حکم دیا گیا ہے کہ تو اس دین کو حاصل کرے جو ہر باطل سے پاک ہے، اور اگر چہ وہ چین میں تجھے ملے یا پھر فلسطین کی مسجد اقصی میں ملے۔

اور علم عقل و نقل کا نام ہے اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے، اور عقل تجھ میں ہے چین میں عقل نہیں ہے۔

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں علم شریف حاصل کروں اگر چہ وہ علم دین چین میں ملے اور علم دین چین میں ہو تو۔(۸)

اس سے معلوم ہوا کہ اس سے مراد علم دین ہے۔

امام مناوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

(اطْلُبُوا الْعلم) أي الشَّرْعِيّ عَلَىّ وَجهه الْمَشْرُوع (وَلَو بالصين) مُبَالغَة فِي الْبعد.

(اطْلُبُوا الْعلم وَلَو بالصين) وَلِهَذَا سَافر جَابر بن عبد الله رَضِي الله من الْمَدِينَة إِلَى مصر فِي طلب حَدِيث وَاحِد بلغه عَن رجل بِمصْر.

ترجمہ: حدیث "اطلبوا العلم" میں علم شرعی مراد ہے کیونکہ اس کو حاصل کرنا مشروع قرار دیا گیا ہے، اگر چہ وہ چین میں ملے، یہ چین کا لفظ بیان کرنے کا مقصد بعد کے مبالغے کو بیان کرنا ہے (اگر چہ تم کو چین جتنا سفر ہی کیوں نہ کرنا پڑے)

اس حدیث کی وجہ سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ سے مصر کا سفر کیا صرف ایک حدیث پاک سننے کے لئے، ان کو یہ اطلاع ملی تھی کہ ایک شخص مصر یہ حدیث شریف بیان کرتا ہے۔(۹)

حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس روایت سے حدیث شریف کا علم مراد لیا ہے

اسی لئے تو انہوں نے مدینہ منورہ سے مصر کا سفر کیا ہے اور یہ بتا دیا کہ اس سے مراد چین جانا نہیں ہے بلکہ اس سے مراد "بعد" ہے کہ تم علم حاصل کرو چاہے تم کو چین جتنا سفر کرنا پڑے۔

آج ہم انگریزی علوم سیکھنے کے لئے امریکہ اور انگلینڈ تک جا پہنچے مگر رسول اللہ ﷺ کی حدیث شریف کا علم حاصل کرنے کے لئے اپنی مسجد میں بھی نہ جا سکے۔

امام مناوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فیض القدیر میں فرمایا

(اطلبوا العلم) الآتی بیانه (ولو بالصین) ای ولو کان إنما یمکن تحصیله بالرحلة إلی مکان بعید جدا کمدینة الصین فإن من لم یصبر علی مشقة التعلم بقی عمره فی عمایة الجهالة .

ترجمہ: یعنی اگر علم دین استاد دور ہو اور تم کو دور دراز کا سفر کر کے حاصل کرنا پڑے تو ضرور جاؤ جیسے چین دور ہے۔ پس اگر کوئی شخص حصول علم کے لئے طالب علمی کی مشقتوں کو برداشت نہیں کر سکتا تو وہ اپنی ساری زندگی جہالت کے اندھے پن میں گزارے گا۔(۱۰)

امام شمس الدین السخاوی (المتوفی (۹۰۲ھ) کا قول

(اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّینِ :فَإِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ فَرِیضَةٌ عَلَی کُلِّ مُسْلِمٍ) . وَعَنْ أَبِی مُطِیعٍ مُعَاوِیَةَ بْنِ یَحْیَی قَالَ :أَوْحَی اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَی دَاوُدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ أَنِ اتَّخِذْ نَعْلَیْنِ مِنْ حَدِیدٍ، وَعَصًی مِنْ حَدِیدٍ، وَاطْلُبِ الْعِلْمَ حَتَّی تَتَکَسَّرَ الْعَصَی وَتَتَخَرَّقَ النَّعْلَانِ.

وَقَالَ الْفَضْلُ بْنُ غَانِمٍ فِی بَعْضِ الْأَحَادِیثِ :وَاللّٰهِ لَوْ رَحَلْتُمْ فِی طَلَبِهِ إِلَی الْبَحْرَیْنِ لَکَانَ قَلِیلًا.

ترجمہ: (علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے۔ بے شک علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض

ہے) حضرت سیدنا ابی مطیع معاویہ بن یحیی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالی نے حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اپنے نعلین اور اپنا عصا لوہے کا بنوالو اور تب تک علم حاصل کرو جب تک کہ نعلین گھس نہ جائیں اور عصا ٹوٹ نہ جائے۔

اور حضرت سیدنا فضل بن غانم رضی اللہ عنہ نے بعض احادیث میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالی کی قسم اگر تم حصول علم کے لئے بحرین کا بھی سفر کرو تو کم ہے۔

اس حدیث پاک میں بظاہر خطاب حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کو ہے مگر مراد ان کی امت ہے ،اب آپ بتائیں ان کی امت کہاں گئی تھی علم حاصل کرنے کے لئے، کیا وہ علم شریعت تھا یا کوئی اور علم تھا۔(۱۱)

أحمد حسن الزیات باشا (المتوفی ۱۳۸۸ھ) کا قول

(اطلبوا العلم ولو بالصین فان طلب العلم فریضة علی کل مسلم .(ذکر بعد هذا الحدیث الشریف آراء العلماء من المتقدمین واختلافهم فی هذه الآراء حول هذا العلم الذی أمر رسول الله بتحصیله وجعل طلبه فریضة علی کل مسلم .وقد اختلف القدماء اختلافا قویا حول هذا العلم ماذا عسی أن یکون .فمنهم من قال هو علم الإخلاص ومعرفة آفات النفوس .(وما أمروا الا لیعبدوا الله مخلصین .(ومنهم من قال هو معرفة الخواطر وتفصیلها، لأن هذه الخواطر هی مبدأ الفعل واصله ولا یمکن حدوث فعل إذا لم یسبقه خاطر .وذهب فریق إلی أنه علم الوقت .وانتهی فریق آخر ومنه سهل بن عبد الله إلی انه علم الحال ای حکم حال العبد الذی بینه وبین الله تعالی فی دنیاه وآخرته .ورأت طائفة أنه علم الحلال أو أنه علم الباطن الذی یستفاد من مصاحبة العلماء الزاهدین والأولیاء الصالحین .وطائفة أخری

أنه علم البيع والشراء، والنكاح والطلاق، أو أنه علم التوحيد .وقد رأى أبو طالب المكى إن هذا العلم هو علم الفرائض الخمس التي بنى عليها الإسلام.

ومن هنا يستخلص السهروردى ان العلم المقصود فى حديث رسول الله انما هو علم الأمر والنهي .والمأمور فى علم الأمر والنهي هو ما يثاب على فعله، وما يعاقب على تركه .والنهي فى هذا العلم هو ما يعاقب على فعله ويثاب على تركه .

ترجمہ:(علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے۔بے شک علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے)اس حدیث شریف کے بعد متقدمین علماء کرام کی آراء اور ان کا اختلاف ان آراء میں نقل کیا جاتا ہے کہ اس علم سے مراد کونسا علم ہے جس کی تحصیل رسول اللہ ﷺ نے فرض قرار دی ہے،اور اس کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض کیا ہے۔اس مسئلہ میں علماء کرام کا بڑا مضبوط اختلاف ہے کہ کونسا علم مراد ہے؟

قول اول: کچھ علماء کرام کی رائے یہ ہے کہ اس سے مراد علم الاخلاص ہے اور آفات نفس کی معرفت ہے۔کیونکہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے(کہ اور انہیں حکم دیا گیا ہے کہ اللہ تعالی کی عبادت مخلص ہو کر کریں)

دوسرا قول:اور کچھ علماء نے یہ کہا ہے کہ اس سے مراد دل میں آنے والے خطرات اور ان کی تفصیل کا علم مراد ہے،اس لئے کہ یہ خطرات ہی فعل کا مبداء اور اصل ہیں،جب تک دل میں خطرات نہ آئیں تب تک کوئی بھی فعل رونما نہیں ہوتا۔

تیسرا قول:ایک فریق اس بات کی طرف گیا ہے کہ اس سے مراد علم الوقت ہے۔

چوتھا قول:حضرت سیدنا سہل بن عبداللہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں اس سے مراد علم الحال ہے،یعنی اس حال کا علم کہ جو بندے اور اس کے رب تعالی کے مابین ہے دنیا و آخرت میں۔

پانچواں قول: ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ اس سے مراد حلال وحرام ہے کا علم ہے یا باطن کا علم جو اصحاب زہد علماء کرام اور صوفیاء کرام کی صحبت سے حاصل ہوتا ہے۔

چھٹا قول: ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ اس سے مراد خرید وفروخت اور نکاح وطلاق کا علم ہے یا اس سے مراد علم التوحید ہے۔

ساتواں قول: حضرت شیخ ابوطالب مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول یہ ہے کہ اس سے مراد ارکان اسلام کا علم ہے جن پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے۔

آٹھواں قول: حضرت سیدنا شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان عالی شان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث مبارکہ میں جو علم مقصود ہے وہ "امر ونہی" کا علم ہے۔ مامور وہ علم ہے کہ جس کے کرنے پر ثواب ہو اور اس کے ترک پر عذاب ہو۔ اور اس علم میں نہی وہ ہے کہ جس کے کرنے پر عذاب ہو اور اس کے ترک پر ثواب ہو۔ (۱۲)

امام علی بن عبد السلام بن علی، ابو الحسن التّسُولی (المتوفی ۱۲۵۸ھ)

فَقَالَ الْفُقَهَاء :الْعلم الَّذِي يطْلب وَلَو بالصين هُوَ علم الْحَلَال وَالْحرَام، وَقَالَ الْمُفَسِّرُونَ :هُوَ علم كتاب الله الْعَزِيز، وَقَالَ المحدثون :هُوَ علم الحَدِيث، وَقَالَ الصُّوفِيَّة :هُوَ علم النَّفس، وَالصَّحِيح أَن الحَدِيث الْكَرِيم شَامِل لذَلِك كُله، إِذْ علم الْحَلَال وَالْحرَام مستنبط من الْكتاب وَالسّنة وَعلم النَّفس رَاجع إِلَى ذَلِك كُله .وَهَذَا كُله فِي الْعلم النافع إِذْ مَا من فضل ورد فِيهِ إِلَّا وَهُوَ خَاص بِهِ، فقد قَالَ عَلَيْهِ السَّلَام (الْعلم علمَان علم فِي اللِّسَان فَقَط وَهُوَ حجَّة الله على عَبده، وَعلم فِي الْقلب وَهُوَ الْعلم النافع) . قَالَ أَبُو زيد عبد الرَّحْمَن الصّلعِيّ رَضِي الله عَنهُ، وَالتِّرْمِذِيّ وَغَيرهمَا :كل علم لَا يُورث لصَاحبه خشيَة فِي قلبه وَلَا تواضعاً وَلَا نصيحة لخلقه وَلَا

شفقة عَلَيهِم وَلا امتثالاً للأوامر وَلا اجتناباً للنواهي وَلا حفظا للجوارح، فَهُوَ العلم المحجوج بِهِ العَبد المَحفُوظ فِي اللِّسان فَقط، إذ الشَّهوَات غالبة عَلَيهِ اطفأت نوره واذهبت ثمَرَته وَهُوَ العلم الغَير النافع، وكل علم تمكن فِي القلب وَحصل بِهِ تَعظِيم الرب واورث لصَاحبه خشيَة وتواضعاً ونصيحة لِلخلقِ وشفقة عَلَيهِم، وامتثال الأوَامِر وَاجتنَاب النواهى فَهُوَ العلم النافع.

ترجمہ: اس مسئلہ میں کئی اقوال ہے

مسلک فقہاء: فقہاء کرام نے فرمایا ہے کہ: وہ علم جس کی تحصیل کا حکم دیا گیا ہے کہ" اگر تم کو چین بھی جانا پڑے تو جاؤ" اس سے مراد حلال وحرام کا علم ہے۔

مسلک مفسرین : محدثین فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حدیث شریف کا علم ہے۔

مسلک صوفیہ: صوفیاء کرام کا کہنا ہے کہ اس سے مرد علم النفس ہے۔

اور صحیح یہ ہے کہ حدیث شریف ان سب علوم کو شامل ہے، کیونکہ حلال وحرام کا علم قرآن وسنت سے مستنبط ہے اور علم نفس بھی ان سب کی طرف راجع ہے۔ اور یہ سارا علم نافع میں ہے، کیونکہ جس کی فضیلت وارد ہوئی ہے وہ علم نافع ہی ہے اور اسی کے ساتھ خاص ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم کی دو قسمیں ہیں: ایک علم زبان میں ہوتا ہے یہ اللہ تعالی کی حجت ہے بندہ کے خلاف اور دوسرا علم دل میں ہوتا ہے اور یہی علم نافع ہوتا ہے۔

اور امام ابوزید عبدالرحمن السلمی رضی اللہ عنہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور ان کے علاوہ نے بھی فرمایا ہے کہ ہر وہ علم جو صاحب علم کے دل میں اللہ تعالی کا خوف پیدا نہ کرے اور اس کے دل میں تواضع اور مخلوق کی خیر اخواہی اور ان کے لئے شفقت پیدا نہ کرے اور رب تعالی کے حکم کی پیروی اور اسکے نواہی سے اجتناب نہ ہو اور اس کے اعضاء کی غلط کاریوں سے حفاظت نہ ہو یہی علم بندہ کے خلاف حجت ہے اور اس کی زبان تک ہی محدود ہے۔ کیونکہ شہوات نے اس کے دل سے علم کے نور کو بجھا دیا ہے اور علم کے ثمرات کو فوت کر دیا ہے اور یہی

علم غیر نافع ہے۔

اور ہر وہ علم جو دل میں متمکن ہو اور اس سے رب تعالیٰ کی تعظیم حاصل ہو اور اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی خشیت اور عاجزی، مخلوق کی خیر اہی پیدا کرے اور رب تعالیٰ کے احکامات پر عمل اور اس کی ممنوعہ چیزوں سے پرہیز کرے تو یہی علم نافع ہے۔(۱۳)

اَبُو حامد محمد بن محمد الغزالی الطوسی (المتوفی ۵۰۵ھ) کا قول

بَيَانُ الْعِلْمِ الَّذِى هُوَ فَرْضُ عَيْنٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ العلم فريضة على كل مسلم وقال أيضاً صلى الله عليه وسلم اطلبوا العلم ولو بالصين واختلف الناس فى العلم الذى هو فرض على كل مسلم فتفرقوا فيه أكثر من عشرين فرقة ولا نطيل بنقل التفصيل ولكن حاصله أن كل فريق نزل الوجوب على العلم الذى هو بصدده فقال المتكلمون هو علم الكلام إذ به يدرك التوحيد ويعلم به ذات الله سبحانه وصفاته وقال الفقهاء هو علم الفقه إذ به تعرف الْعِبَادَاتُ وَالْحَلَالُ وَالْحَرَامُ وَمَا يُحَرَّمُ مِنَ الْمُعَامَلَاتِ وما يحل وعنوا به ما يحتاج إليه الآحاد دون الوقائع النادرة وقال المفسرون والمحدثون هو علم الكتاب والسنة إذ بهما يتوصل إلى العلوم كلها

وقال المتصوفة المراد به هذا العلم فقال بعضهم هو علم العبد بحاله ومقامه من الله عز وجل

وقال بعضهم هو العلم بالإخلاص وآفات النفوس وتمييز لمة الملك من لمة الشيطان

وقال بعضهم هو علم الباطن وذلك يجب على أقوام مخصوصين هم أهل

ذلک وصرفوا اللفظ عن عمومه

وقال أبو طالب المكي هو العلم بما يتضمنه الحديث الذي فيه مباني الإسلام وهو قوله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰه إلى آخر الحديث لأن الواجب هذه الخمس فيجب العلم بكيفية العمل فيها وبكيفية الوجوب.

ترجمہ: اس باب میں اس علم کا بیان ہے جو سیکھنا فرض عین ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم حاصل کرنا فرض ہے ہر مسلمان پر اور رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح یہ بھی فرمایا: علم حاصل کرو اگرچہ تمہیں چین جانا پڑے۔

اس بات میں علماء کرام کا اختلاف ہے کہ کونسا علم حاصل کرنا فرض ہے۔ اس میں بیس سے زائد گروہ ہیں۔ ہم تفصیل نقل کر کے کتاب کو طول نہیں دینا چاہتے، البتہ خلاصہ نقل کرتے ہیں کہ ہر گروہ نے اسی علم کو فرض کہا ہے جس پر وہ خود کاربند ہے۔ چنانچہ

متکلمین کا مسلک: متکلمین فرماتے ہیں: جس علم کا سیکھنا فرض قرار دیا گیا ہے وہ علم "علم کلام" ہے، کیونکہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و یکتائی کا ادراک ہوتا ہے اور اس کی ذات و صفات کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

فقہاء کرام کا مسلک: فقہاء کرام فرماتے ہیں: جس علم کو سیکھنا فرض قرار دیا گیا ہے اس سے مراد علم فقہ ہے، کیونکہ اس کے ذریعے عبادات، حلال و حرام اور جائز و ناجائز معاملات کی پہچان ہوتی ہے۔ اور اس سے ان کی مراد وہ مسائل ہیں جن کی ضرورت ہر ایک کو پیش آتی ہے، نہ کہ نو پید شدہ شاذ و نادر مسائل۔

مفسرین و محدثین کا مسلک: مفسرین و محدثین فرماتے ہیں: اس سے مراد قرآن و حدیث کا علم ہے کیونکہ انہیں کے ذریعے تمام علوم تک رسائی ہوتی ہے۔

صوفیاء کرام کا مسلک: صوفیاء کرام فرماتے ہیں: اس سے مراد علم تصوف ہے۔ پھر ان میں

سے بعض نے فرمایا ہے اس سے مراد یہ علم ہے کہ بندہ اپنے حال کو جانے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنا مقام و مرتبہ معلوم کرے۔

بعض کا مسلک: بعض صوفیاء کرام نے فرمایا ہے کہ اس سے مراد یہ علم ہے کہ اخلاص، نفس کی آفات اور فرشتے کے الہام اور شیطان کے وسوسے کے درمیان فرق کرنے کا علم ہے۔

دوسری جماعت کا مسلک: بعض نے کہا: اس لفظ کے عموم سے علم باطن مراد ہے، اور خاص قسم کے لوگوں پر یہ علم فرض ہے جو اس کے اہل ہیں ۔

حضرت سیدنا ابو طالب مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان: اس سے مراد ان چیزوں کا علم ہے جنہیں وہ حدیث مبارک شامل ہے، جس میں اسلام کی بنیادوں کا ذکر ہے، اور وہ یہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے، اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ دینا، حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

چونکہ یہ پانچ چیزیں فرض ہیں اس لئے ان پر عمل کی کیفیت اور فرضیت کی کیفیت کا علم حاصل کرنا بھی فرض ہے۔

حضرت سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے قول سے واضح ہو گیا کہ کونسا علم فرض ہے، جن چیزوں کو امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرض قرار دیا ہے ان کی تو ہوا بھی نہیں لگی ہماری قوم کو۔(۱۴)

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المتوفی (۱۳۴۰) کا قول

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ حدیث طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ (ہر مسلمان مرد وعورت پر علم حاصل کرنا فرض ہے۔ت) میں عموماً ہر علم مراد ہے یا کوئی علم خاص مقصود ہے؟ اگر خاص مقصود ہے تو وہ کون سا

علم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب

حدیث طلب العلم فریضة علی کل مسلم و مسلمة (ہر مسلمان مرد و عورت پر علم حاصل کرنا فرض ہے۔

کہ بوجہ کثرت طرق وتعدد مخارج حدیث حسن ہے اس کا صریح مفاد ہر مسلمان مرد و عورت پر طلب علم کی فرضیت تو یہ صادق نہ آئے گا مگر اس علم پر جس کا تعلم فرض عین ہو اور فرض عین نہیں مگر ان علوم کا سیکھنا جن کی طرف انسان بالفعل اپنے دین میں محتاج ہو ان کا اہم واشمل واعلی واکمل واہم واجل علم اصول عقائد ہے جن کے اعتقاد سے آدمی مسلمان سنّی المذہب ہوتا ہے اور انکار و مخالفت سے کافر یا بدعتی، والعیاذ باللہ تعالی۔ سب میں پہلا فرض آدمی پر اسی کا تعلم ہے اور اس کی طرف احتیاج میں سب یکساں، پھر علم مسائل نماز یعنی اس کے فرائض و شرائط و مفسدات جن کے جاننے سے نماز صحیح طور پر ادا کر سکے، پھر جب رمضان آئے تو مسائل صوم، مالک نصاب نامی ہو تو مسائل زکوٰۃ، صاحب استطاعت ہو تو مسائل حج، نکاح کیا چاہے تو اس کے متعلق ضروری مسئلے، تاجر ہو تو مسائل بیع و شراء، مزارع پر مسائل زراعت، موجر و مستاجر پر مسائل اجارہ، وعلی ہذا القیاس ہر اس شخص پر اس کی حالت موجودہ کے مسئلے سیکھنا فرض عین ہے اور انہیں میں سے ہیں مسائل حلال و حرام کہ ہر فرد بشر ان کا محتاج ہے اور مسائل علم قلب یعنی فرائض قلبیہ مثل تواضع و اخلاص و توکل وغیرہا اور ان کے طرق تحصیل اور محرمات باطنیہ تکبر و ریا و عُجب و حسد وغیرہا اور اُن کے معالجات کہ ان کا علم بھی ہر مسلمان پر اہم فرائض سے ہے جس طرح بے نماز فاسق و فاجر و مرتکب کبائر ہے یونہی بعینہ ریاء سے نماز پڑھنے والا انہیں مصیبتوں میں گرفتا ہے نسئل اللہ العفو و العافیة (ہم اللہ تعالی سے عفو و عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ تو صرف یہی علوم حدیث میں مراد ہیں وبس۔ (۱۵)

امام عبدالحی الکتانی (المتوفی ۱۳۸۲) کا قول

وحديث :اطلبوا العلم ولو بالصين شهير، ومن المعلوم كما قال الشيخ رفاعة الطهطاوى، ان أهل الصين، إذ ذلك وثنون، وأن المقصود من الحديث كان السفر إلى طلب العلم .

ترجمہ: یہ حدیث مشہور اور یہ بات بھی معلوم ہے کہ جیسا کہ شیخ رفاعہ الطہطاوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا ہے کہ وہ اہل چین تو بت پرست ہیں۔ اور اس حدیث میں مقصود چینی علوم کا حاصل کرنا نہیں بلکہ طلب علم کے لئے سفر کرنا ہے۔(۱۶)

سعودی مفتی ابن باز المتوفی (۱۴۲۰ھ) کا قول

ولو صح لم يكن فيه حجة على فضل الصين وأهلها؛ لأن المقصود من هذا اللفظ :اطلبوا العلم ولو بالصين ولو صح :الحث على طلب العلم ولو بعد المكان غاية البعد؛ لأن طلب العلم من أهم المهمات؛ لما يترتب عليه من صلاح أمر الدنيا والآخرة، في حق من عمل به، وليس المقصود ذات الصين.

ولكن لما كانت الصين بعيدة بالنسبة إلى أرض العرب، مثل بها النبي صلى الله عليه وسلم لو صح الخبر .وهذا بين واضح لمن تأمل المقام ..والله ولي التوفيق.

ترجمہ: اگر یہ روایت صحیح ہو تو پھر اس میں چین اور اہل چین کی فضیلت ثابت نہیں ہوتی، کیونکہ اس لفظ "اطلبوا العلم ولو بالصين" میں حصول علم کی ترغیب دلائی گئی ہے، اور اس کا مطلب یہ ہے کہ علم حاصل کرو چاہے تمہیں دور دراز کے علاقوں میں سفر کرنا پڑے۔ اس

لئے علم حاصل کرنا یہ اہم ترین مہمات میں سے ہے، کیونکہ اسی علم سے ہی دنیا وآخرت کی بھلائی حاصل ہوتی ہے اس بندے کے حق میں جو اس پر عمل کرے۔

اور اس حدیث میں ملک چین مقصود نہیں ہے، ملک چین کا نام لینے کا مقصد یہ ہے چونکہ سرزمین عرب سے چین بہت زیادہ دور ہے، اس لئے رسول اللہ ﷺ نے چین کا نام بطور مثال لیا ہے، یہ بات واضح ہے اس کے لئے جو غور کرے۔(۱۷)

محدثین کی آراء

امام سخاوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

اطلبوا العلم ولو بالصين، وفي كل منها مقال، ولذا قال ابن عبد البر :إنه يروى عن أنس من وجوه كثيرة، كلها معلولة لا حجة في شيء منها عند أهل العلم بالحديث من جهة الإسناد، وقال البزار :إنه روى عن انس بأسانيد واهية.

ترجمہ: "اطلبوا العلم ولو بالصين" یہ حدیث جتنی بھی اسناد سے مروی ہے ہر ایک میں کلام کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے امام ابن عبد البر رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا ہے: یہ روایت حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بہت سے وجوہ سے مروی ہے لیکن ساری وجوہ معلولہ ہیں، اس کی اسناد کے اعتبار سے محدثین کے نزدیک اس میں کوئی حجت نہیں ہے۔

اور حضرت سیدنا امام بزار رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: اس روایت کی ساری اسناد انتہاء درجہ کی ضعیف ہیں۔(۱۸)

امام العجلونی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول

(اطلبوا العلم ولو بالصين فإن طلب العلم فريضة على كل مسلم) رواه

البیهقی والخطیب وابن عبد البر والدیلمی وغیرهم عن أنس، وهو ضعیف، بل قال ابن حبان باطل، وذکره ابن الجوزی فی الموضوعات.

ترجمہ:(اطلبوا العلم ولو بالصین فإن طلب العلم فریضة علی کل مسلم) اس روایت کوامام بیہقی، خطیب، ابن عبدالبر اور دیلمی وغیرہ نے حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ اور یہ روایت ضعیف ہے، بلکہ امام بن حبان رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا: کہ یہ روایت باطل ہے۔ اور محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اس کو موضوعات میں نقل کیا ہے(۱۹)

شوکانی کا قول

حدیث :"اطْلُبُوا الْعِلْمَ، وَلَوْ بِالصِّينِ، فَإِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ" رواه العقيلی، وابن عدی عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوعًا.

قَالَ ابْنُ حبان :وهو باطل لا أصل له، وفی إسناده :ابو عاتکة، وهو منکر الحدیث.

ترجمہ:"اطْلُبُوا الْعِلْمَ، وَلَوْ بِالصِّينِ، فَإِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ" اس حدیث کوامام عقیلی اور ابن عدی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ امام ابن حبان رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اس روایت کو باطل قرار دیا ہے اور فرمایا: کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے، اور اس کی اسناد میں ابو عاتکہ ہے وہ منکر الحدیث ہے۔(۲۰)

محمد بن محمد درویش، الشافعی (التوفی ۱۲۷۷ھ) کا قول

أطلبوا الْعلم وَلَو بالصين قَالَ ابْن حبَان :بَاطِل لَا أصل لَهُ، وَحكم ابْن الْجَوْزِيّ بِوَضْعِهِ، قَالَ النَّيْسَابُورِي والذهبی :لم يَصح فِيهِ إِسْنَاد.

ترجمہ: حدیث مذکور کے متعلق امام بن حبان نے فرمایا: یہ باطل ہے اور اس کی کوئی اصل نہیں

ہے، اور امام ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کے موضوع ہونے کا حکم لگایا ہے۔ اور امام نیشاپوری اور امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا اس کی اسناد صحیح نہیں ہے۔(۲۱)

امام ابو جعفر محمد العقیلی المکی (المتوفی ۳۲۲ھ) کا قول

وَلَوْ بِالصِّينِ، إِلَّا عَنْ أَبِي عَاتِكَةَ، وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ: ترجمہ: حدیث مذکور کا راوی ابو عاتکہ متروک الحدیث ہے۔(۲۲)

ابو الفضل محمد بن طاہر، المعروف با بن القیسرانی (المتوفی ۵۰۷ھ) کا قول

اطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّينِ .رَوَاهُ أَبُو عَاتِكَةَ طَرِيفُ بْنُ سَلْمَانَ، عَنْ أَنَسٍ. وأَبُو عَاتِكَةَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ جِدًّا.

ترجمہ: اطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّينِ ۔اس روایت کو ابو عاتکہ طریف بن سلمان نے حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اور ابو عاتکہ عجیب و غریب حدیثیں بیان کرنے والا ہے۔(۲۳)

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المتوفی (۵۹۷ھ) کا قول

هَذَا حَدِيثٌ لا يَصِحُّ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ترجمہ: یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے صحیح ثابت نہیں ہے۔(۲۴)

امام محمد طاہر بن علی الصدیقی الہندی الفتنی (المتوفی (۹۸۶ھ) کا قول

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اس روایت کو موضوع قرار دیا ہے۔(۲۵)

امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المتوفی (۷۴۸ھ) کا قول

هَذَا بَاطِلٌ، وَأَبُو عَاتِكَةَ طَرِيفٌ وَاهٍ.

ترجمہ: یہ روایت باطل ہے۔ اور ابو عاتکہ نہایت ضعیف راوی ہے۔(۲۶)

مرعی بن یوسف بن أبي بکر المقدسي الحنبلي المتوفی (۱۰۳۳ھ)

اطْلُبِ الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّينِ "قَالَ ابْنُ تَيْمِيَةَ :لَيْسَ هَذَا وَلا هَذَا مِنْ كَلامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: روایت مذکور کے متعلق ابن تیمیہ نے کہا ایسا نہیں ہے اور نہ ہی یہ رسول اللہ ﷺ کا کلام ہے۔(۲۷)

امام أبو أحمد بن عدی الجرجانی (المتوفی ۳۶۵ھ)

وَهَذَا بِهَذَا الإِسْنَادِ بَاطِلٌ يَرْوِيهِ الْحَسَنُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي عَاتِكَةَ، عَنْ أَنَسٍ.

ترجمہ: یہ روایت اس اسناد کے ساتھ باطل ہے۔ اس کو حسن بن عطیہ نے ابو عاتکہ سے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔(۲۸)

امام البزار رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

وَحَدِيثُ أَبِي الْعَاتِكَةِ :اطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّينِ لا يُعْرَفُ أَبُو الْعَاتِكَةِ وَلَا يُدْرَى مِنْ أَيْنَ هُوَ، فَلَيْسَ لِهَذَا الْحَدِيثِ أَصْلٌ.

ترجمہ: ابو عاتکہ کی روایت "اطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّينِ" ابو عاتکہ کی کوئی معرفت نہیں اور نہ ہی یہ معلوم ہے کہ کہاں سے ہیں۔ اور روایت کی کوئی اصل نہیں ہے۔(۲۹)

امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول

أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ، انبا أَبُو حَامِدِ بْنُ بِلَالٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَسْعُودٍ الْهَمَذَانِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَطِيَّةَ الْقُرَشِيُّ، ثنا أَبُو عَاتِكَةَ الْبَصْرِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّينِ

فَإِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ هَذَا حَدِيثٌ مَتْنُهُ مَشْهُورٌ . وَأَسَانِيدُهُ ضَعِيفَةٌ . لَا أَعْرِفُ لَهُ إِسْنَادًا يَثْبُتُ بِمِثْلِهِ الْحَدِيثُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

ترجمہ: ابو عاتکہ بصری سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے۔ اور علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے" اس حدیث کا متن مشہور ہے اور اس کی اسناد ضعیف ہے، میں اس کی کسی اسناد کو نہیں جانتا ہوں کہ اس کی مثل کوئی حدیث ثابت ہے۔ وَاللَّهُ أَعْلَمُ (۳۰)

ساری اسناد ضعیف ہیں

هَذَا حَدِيثٌ مَتْنُهُ مَشْهُورٌ، وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ أَوْجُهٍ، كُلُّهَا ضَعِيفٌ.

ترجمہ: امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کا متن مشہور ہے اور اس کی اسناد ضعیف ہے۔ اور یہ روایت جتنی بھی وجوہ سے روایت کی گئی ہے سب کی سب ضعیف ہیں (۳۱)۔

امام أبو بكر أحمد بن علی الخطیب البغدادی (المتوفی ۴۶۳ھ) کا قول

أَخْبَرَنَا البرقاني، قال: أَخْبَرَنَا احمد بن سعيد بن سعد، قال: حَدَّثَنَا عبد الكريم بن أحمد بن شعيب النسائي، قال: حَدَّثَنَا أبي، قال: طريف بن سليم ابو عاتكة ليس بثقة.

ترجمہ: ہم کو عبدالکریم احمد بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں مجھے میرے والد گرامی امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا کہ طریف بن سلمان ابو عاتکہ ثقہ نہیں ہے۔ (۳۲)

امام نور الدین، علی بن محمد الکنانی (المتوفی ۹۶۳ھ) کا قول

من حَدِیث انس وَفِیه أبُو عَاتِکَة طَرِیف بن سُلَیْمَان مُنکر الحَدِیث.

ترجمہ: حدیث انس میں ابو عاتکہ طریف بن سلیمان ایک راوی ہے جو منکر الحدیث ہے۔

(۴۴)

محدث کبیر امام احمد رضا خان بریلوی المتوفی (۱۳۴۰ھ) کا قول

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب حرمین شریفین گئے تو علماء حرمین نے آپ سے سوالات کئے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان کو جوابات دیئے، ان سوالات میں سے سوال نمبر ۲۵ اور اس کا جواب نقل کیا جاتا ہے جس سے آپ کو اندازہ لگانا آسان ہو جائے گا اس کے متعلق امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نظریہ کیا ہے۔

انشد منشد منهم ان آية (وَ قُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا سورة طه رقم الآية ۱۱۴) وآية (قُلْ هَلْ يَسْتَوِی الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ سورة زمر رقم الآية ۹) وحديث (اطلبوا العلم ولو كان بالصين) لاتختص بعلوم الدين بل يعم علوم المسلمين والنصارى والمشركين وتعلم اللسان الانكليزى وغيره والالما كان لذكر الصين فان العربية لم تكن ثمة وانما عنى النبى ﷺ تعلم لسان الصين.

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یہ آیہ مبارکہ "اور عرض کرو کہ اے میرے رب مجھے علم زیادہ دے اور یہ آیت مبارکہ "تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان" نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں" اور یہ حدیث مبارکہ "کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے" اس لئے علوم دینیہ ہی خاص نہیں ہیں بلکہ ان آیات وحدیث میں عموم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اور رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں اور عیسائیوں اور مشرکین کے علوم اور انگریزی زبان کے سیکھنے کا بھی حکم دیا ہے، وگرنہ رسول اللہ ﷺ چین کا نام نہ لیتے حالانکہ وہاں چین میں عربی زبان نہیں تھی۔

رسول اللہ ﷺ کی مراد چینی زبان سیکھنا تھی۔

الجواب

هذا التفسير للقرآن العظيم بالراى السقيم و افتراء على النبى العظيم عليه وعلى آله الصلوة والتسليم وماهى الا نزغة خبيثة نيشرية وقد بسطنا القول على ماهو المراد بالعلم فى الآيات والحديث المذكور على تقدير ثبوته فانه موضوع عند قوم وضعيف بالوفاق فى كتاب الحظر والاباحة من فتاوانا العطايا النبوية فى الفتاوى الرضوية .

ترجمہ: یہ قرآن کریم کی تفسیر بالرائے ہے جو کہ سقیم ہے اور رسول اللہ ﷺ پر بہت بڑا افتراء ہے۔ اور یہ خبیث نیچریوں کی کی ہوئی بکواس ہے۔ ہم نے ان آیات کی مراد کے متعلق اور حدیث مذکور کے متعلق تفصیل سے کلام کیا ہے اپنے ”فتاوی العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ“ کی ”کتاب الحظر والاباحۃ“ میں کہ ان سے مراد کیا ہے۔ باقی رہی یہ حدیث ایک قوم کے نزدیک موضوع ہے اور اس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے محدثین کا۔ (۴۴)

اقوال ائمہ

انگریزی پڑھنا کیسا؟

جاہل، دولت پرست طبقہ اور انگریزی ذہن کے لوگ اور ذہنی طور پر انگریز کے غلام ہر وقت علماء کرام کی مخالفت پر کمربستہ نظر آتے ہیں کہ علماء کرام نے انگریزی پڑھنے کو حرام قرار دیا ہے اور اس کے خلاف فتاوی جاری کئے ہیں اور مسلمانوں کے لئے ترقی کے راستے مسدود کر دئے ہیں۔ یہ الزام سراسر جھوٹ پر مبنی ہے، علمائے حق نے کبھی بھی انگریزی پڑھنے کی مخالفت نہیں کی ہے، بلکہ انگریز بننے کی مخالفت کی ہے، بے دین بننے کی مخالفت کی ہے، دین اسلام کے

خلاف جو بکواس کرتے ہیں ان کی مخالفت کی ہے، جیسے جیسے انگریزی پڑھتے جاتے ہیں دین کے دشمن بنتے جاتے ہیں ان کی اس سوچ وفکر کی مخالفت کی ہے، وگرنہ کوئی بھی شخص ایک حوالہ بھی کسی سنی عالم دین کا نہیں دیکھا سکتا۔

امام اہل سنت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی کا نظریہ

پہلا فتوی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسلمانوں کو انگریزی پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ اور بعض انگریزی خواں کہتے ہیں کہ مولوی لوگ کیا جانتے ہیں۔ کیا اس لفظ سے علم کی حقارت نہیں ہوتی؟ اگر ایسا کہے تو کافر ہوگا یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب

ایسی انگریزی پڑھنا جس سے عقائد فاسد ہوں اور جس سے علمائے دین کی توہین دل میں آئے انگریزی ہو خواہ کچھ ہو ایسی چیز پڑھنا حرام ہے، اور یہ لفظ کہ "مولوی لوگ کیا جانتے ہیں" اس سے ضرور علماء کی تحقیر نکلتی ہے اور علمائے دین کی تحقیر کفر ہے۔ (۳۵)

آج مسلمان غور کریں کیا ایسا نہیں ہو رہا کہ جولڑکے سکول وکالج میں پڑھتے ہیں وہ علماء کرام سے کتنا دور ہیں اور کیسے علماء کرام کی تحقیر کرتے ہیں نعوذ اللہ من ذلک .

اکبرالہ آبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ان کی اسی سوچ وفکر کی خوب خبر لی ہے وہ فرماتے ہیں

حکام پے بم کے "گولے" ہیں اور مولویوں پر گالی ہے
کالج نے یہ کیسے سانچوں میں "لڑکوں" کی طبیعت ڈھالی ہے

دوسرا فتوی

السوال

(۱) آج کل مسلمان جو تکمیل یونیورسٹی کی کوشش کرتے ہیں اور چندہ فراہم کرتے ہیں وہ ثواب ہے یا نہیں؟

(۲) آیا تکمیل یونیورسٹی دینی ضروریات سے ہے یا نہیں؟

(۳) اس مد میں جو روپیہ دیا جائے وہ صدقہ جاریہ میں محسوب ہوگا یا نہیں؟

(۴) اس یونیورسٹی میں اہلسنت شامل ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب

اگر یہ بات قرار پائے اور اس کے افسر عہدہ داران اس کا پورا ذمہ قابل اطمینان کریں کہ اس کا حصہ دینیات صرف اہلسنت و جماعت کے متعلق رہے گا جن کے عقائد مطابق علمائے حرمین طیبین ہیں انہیں کی کتب نصاب میں ہوں گی، انہیں کے علماء مدرسین ہوں گے، انہیں کی تربیت میں طلباء رہیں گے، غیروں کی صحبت سے ان کو بچایا جائے گا، روپیہ جو اہلسنت سے لیا جائے گا صرف اسی کام میں صرف کیا جائے گا، اس وقت اہلسنت کو اس میں داخل ہونا جائز اور باعث ثواب ہوگا، اور جو کچھ اس میں دیا جائے گا صدقہ جاریہ ہوگا۔ رہا اس کی تکمیل میں کوشش اور چندہ فراہم کرنا، وہ صرف اتنی بات پر بھی ثواب نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس میں ہر مذہب کی تعلیم باقی ہے وہ روپیہ اس لئے جمع نہیں کرتے کہ دین حق کی تعلیم ہو بلکہ حق و ناحق دونوں کی تعلیم کو سنیوں کے بچوں کو تعلیم ہوگی کہ قرآن مجید بعینہ محفوظ ہے اس میں کسی قسم کی دخل بشری سے ایک نقطہ کی کمی بیشی ہوئی نہ ہو سکتی ہے، کوئی غیر نبی کسی نبی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا، تقدیر کی بھلائی برائی سب اللہ عزوجل کی طرف سے ہے اور اس پر کچھ واجب نہیں وہ جو چاہے کرے، ہمارا اور ہمارے افعال نیک و بد کا وہی ایک اکیلا خالق ہے اس کا دیدار روز قیامت حق ہے، خلفائے اربعہ کی امامت برحق ہے ان میں اللہ عزوجل کے یہاں سب سے زیادہ عزت و قربت والے صدیق اکبر ہیں پھر فاروق اعظم پھر عثمان غنی پھر علی

مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہم، انہیں بلکہ صحابہ میں سے کسی کو برا کہنے والا جہنمی مردود وملعون ہے اور شیعہ کے بچوں کو تعلیم ہوگی کہ یہ قرآن بیاض عثمانی ہے اس میں سے کچھ آیتیں سورتیں صحابہ نے گھٹا دیں بعض الفاظ کچھ کے کم کر دیئے جیسے ائمۃ ھی ازکی من ائمتکی جگہ امۃ ھی اربی من امۃ بتا دیا، مولا علی وائمہ اطہار اگلے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے افضل ہیں، تقدیر کی برائی خدا کی طرف سے نہیں، بندہ کے لئے اصلح کرنا لطف سے پیش آنا خدا پر واجب ہے خدا اس کے خلاف نہیں کر سکتا، اپنے اعمال کے ہم خود خالق ہیں، خدا کا دیدار حق نہیں، خلفائے اربعہ میں تین معاذ اللہ ظالم غاصب ہیں، اُن کو سخت سے سخت برائی سے یاد کرنا گالیاں دینا بڑے ثواب کا کام ہے۔ پھر وہ خود اعلان کرتے ہیں کہ سب سے زائد اہتمام سائنس کی تعلیم کا ہوگا۔ سائنس میں وہ باتیں ہیں جو عقائد اسلام کے قطعاً خلاف ہیں بچوں کی تربیت دینے تہذیب وانسانیت سکھانے کے لئے دنیا بھر میں کوئی مسلمان ہند ہا عرب مصر روم شام حتی کہ حرمین شریفین کے علماء ومشائخ میں کوئی اس قابل نہیں ہاں کمال مہذب وشیخ تربیت وپیر افادت بننے کے لائق یورپ کے عیسائی ہیں ان کو اس قدر بیش قرار تنخواہیں ان روپوں سے دی جائیں گی کہ وہ یہاں رہنے پر مجبور ہوں ان کی صحبت وتربیت میں مسلمانوں کے بچے رکھے جائیں گے ان کے اخلاق وعادات سکھائے جائیں گے، ایسی صورت میں حال ظاہر ہے ابتداء میں کہ مسلمانوں سے چندہ وصول کرنے کو بہت سنبھل سنبھل کر بنا بنا کر مقاصد دکھائے گئے ہیں ان میں تو یہ حالت ہے آئندہ جو کارروائی ہوگی رویش ببیں حالش مپرس (اس کا چہرہ دیکھ لیکن اس کا حال نہ پوچھ۔ت)

سالہا سال سے جو علی گڑھ کالج انہیں مقاصد کے لئے قائم ہے اس کے ثمرات ظاہر ہیں کہ مسلمانوں کو نیم عیسائی کر چھوڑا اس کے اکثر تعلیم یافتہ اسلام وعقائد اسلام پر ٹھٹھے اُڑاتے ہیں ائمہ وعلماء کو مسخرہ بتاتے ہیں خود غرضی وخود پسندی دنیا طلبی دین فراموشی یہاں تک کہ داڑھی وغیرہ اسلامی وضع سے تنفران کا شعار ہے جب ادھورے کے یہ آثار ہیں تکمیل کے بعد جو

ثمرات ہوں گے آشکار ہیں ع

قیاس کن زگلستان او بہارش را

(اس کے باغ سے اس کی بہار کا اندازہ کر لیجئے۔ت)

وباللہ العصمۃ (اور اللہ تعالیٰ ہی کی مدد سے بچاؤ ہوسکتا ہے۔ت) واللہ تعالیٰ اعلم.

(۳۶)

آج وہ لوگ غور کریں جو خاص سکول وکالج کو زکوۃ کے پیسے دیتے ہیں، دینی مدارس اجڑ گئے، دینی کام نہ ہونے کے برابر ہے اور ہماری قوم کتنی نادان ہے کہ اپنا زکوۃ وخیرات بھی سکول وکالج کو دیتے ہیں۔یاد رہے کہ یہ وہ ادارے ہیں جن کو امریکہ بھی فنڈ دیتا ہے اور حکومت بھی ان کی سرپرستی کرتی ہے، اور دوسری مدارس ہیں کہ جن کو کوئی پوچھتا بھی نہیں ہے۔اللہ تعالی ہماری قوم کو سمجھ عطا فرمائے۔

سید اکبر الہ آبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا:

نہیں کچھ اس کی پرسش "الفت اللہ" کتنی ہے
یہی سب پوچھتے ہیں آپ کی "تنخواہ" کتنی ہے
دین کی "الفت" دلوں سے ان کے یونہی گرمٹی
مسلم اٹھ جائیں گے رہ جائے گی "یونیورسٹی"
مسجدیں "سنسان" ہیں اور "کالجوں" کی دھوم ہے
مسئلہ "قومی ترقی" کا مجھے معلوم ہے

تیسرا فتوی

تعلیم انگریزی وہندی کی مسلمان کو جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

غیر دین کی ایسی تعلیم کہ تعلیم ضروری دین کو رد کے مطلقاً حرام ہے، فارسی ہو یا انگریزی یا ہندی، نیز ان باتوں کی تعلیم جو عقائد اسلام کے خلاف ہیں، جیسے وجود آسمان کا انکار، یا وجود جن وشیطان کا انکار، یا زمین کی گردش سے لیل ونہار یا آسمانوں کا خرق والتیام محال ہونا یا اعادہ معدوم ناممکن ہونا وغیر ذلک عقائد باطلہ کہ فلسفہ قدیمہ جدیدہ میں ہیں ان کا پڑھنا پڑھانا حرام ہے کسی زبان میں ہو نیز ایسی تعلیم جس میں نیچریوں دہریوں کی صحبت رہے ان کا اثر پڑے دین کی گرہ سست ہو یا کھل جائے، اور اگر جملہ مفاسد سے پاک ہو تو علوم آلیہ مثل ریاضی وہندسہ وحساب وجبر ومقابلہ وجغرافیہ وامثال ذلک ضروریات دینیہ سیکھنے کے بعد سیکھنے کی کوئی ممانعت نہیں کسی زبان میں ہو اور نفس زبان کا سیکھنا کوئی حرج رکھتا ہی نہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم (۴۷)

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مطلقاً انگریزی تعلیم کو حرام قرار نہیں دیا بلکہ وہ انگریزی تعلیم جس سے انسان بے دین ہو جائے اسے حرام فرمایا ہے۔ آج ہر شخص غور کرے کہ ہمارے بچے جو تعلیم حاصل کر رہے ہیں اس سے دین میں کامل ہو رہے ہیں یا بے دین ہو رہے ہیں؟

جہاں تعلیم کے نام پر نصاری کے عقائد پڑھائے جاتے ہوں ان کے متعلق سید اکبر الہ آبادی نے فرمایا

وہ اسکو "محو کلیسا" بنا کے چھوڑیں گے
اس اونٹ کو "مرِ عیسیٰ" بنا کے چھوڑیں گے
میرے "صیاد کی تعلیم" کی ہے دھوم گلشن میں
یہاں جو آج پھنستا ہے وہ کل "صیاد" ہوتا ہے

چوتھا فتوی

انگریزی پڑھنا کیسا؟

سوال

اس خیال سے انگریزی پڑھنا اور پڑھوانا بچوں کو کہ اس میں عز و جاہ دنیوی ہے یا حصول دنیا کا بڑا ذریعہ ہے جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب

سائنس وغیرہ وہ فنون و کتب پڑھنی جن میں انکار وجود آسمان و گردش آفتاب وغیرہ کفریات کی تعلیم ہو حرام ہے، اور وہ نوکری جو خود حرام یا حرام میں اعانت ہے اس کی نیت سے پڑھنا بھی حرام ہے اور اگر جائز فنون جائز نوکری کے لئے پڑھے تو جائز ہے جبکہ اس میں وہ انہماک نہ ہو کہ اپنے ضروریات دین و علوم فرض کی تعلیم سے باز رکھے ورنہ جو فرض سے باز رکھے حرام ہے اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ اپنے دین و اخلاق و وضع پر اثر نہ پڑے، اسلامی عقائد و خیالات پر ثابت و مستقیم اور مسلمانی وضع پر قائم رہے ان سب شرائط کے اجتماع کے بعد جائز رزق حاصل کرنے کے لئے حرج نہیں رہی اس سے عز و جاہ دنیوی کی طلب، طلب جاہ خود نا جائز ہے اگر چہ عربی زبان و اسلامی علوم سے ہو نہ کہ وہ جاہ کہ استقامت علی الدین کے ساتھ کم جمع ہو۔

قال اللہ تعالیٰ: ایبتغون عندھم العزۃ فان العزۃ للہ جمیعا. واللہ تعالیٰ اعلم

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: کیا وہ ان کے ہاں عزت تلاش کرتے ہیں حالانکہ سب عزت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (۳۸)

پانچواں فتویٰ

سوال

انگریزی پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

ذی علم مسلمان اگر بہ نیت ردِ نصاریٰ انگریزی پڑھے اجر پائے گا اور دنیا کے لئے صرف زبان سیکھنے یا حساب اقلیدس جغرافیہ جائز علم پڑھنے میں حرج نہیں بشرطیکہ ہمہ تن اُس میں مصروف ہو کر اپنے دین و علم سے غافل نہ ہو جائے ورنہ جو چیز اپنا دین و علم بقدر فرض سیکھنے میں مانع آئے حرام ہے اس طرح وہ کتابیں

جن میں نصاریٰ کے عقائد باطلہ مثل انکار وجود آسمان وغیرہ درج ہیں ان کا پڑھنا بھی روا نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم (۳۹)

اس سے ثابت ہوا کہ علمائے اہل سنت کا انگریزی پڑھنے کے متعلق کیا نظریہ ہے اگر نصاریٰ کے رد کے لئے انگریزی پڑھتا ہے تو اس کو انگریزی پڑھنے پر ثواب ملے گا۔ اب ذرا غور کریں وہ جاہل لوگ جو بات بات پر علماء کو بدنام کرتے ہیں کہ یہ لوگ انگریزی پڑھنے سے منع کرتے ہیں۔

حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کا فتوی مبارکہ

حضرت علامہ فیض احمد فیض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دینی مدارس کی بقاء اور قیام کا ہمیشہ خیال رہا۔ انگریزی سکولوں کے مروجہ نصاب کے عیوب کے متعلق آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خیالات کا پتہ آپ کے بعض مکتوبات سے ملتا ہے۔ انگریزی کو بطور زبان پڑھنے اور سیکھنے پر آپ کو اعتراض نہ تھا بلکہ برطانیہ کے عہد میں دنیوی کاروبار اور مفاد کے لئے اسے ضروری سمجھتے تھے۔ مگر نظر مبارک اس خطرہ سے بھی بے گانہ نہ تھی کہ انگریزی ادب میں ایسا مواد بھرا ہوا ہے جو مذہب اور قومی یک جہتی کے لئے باعث نقصان ہے۔ اس لئے کوشش فرماتے تھے اسلامی علوم بھی

ساتھ ساتھ ضرور پڑھائے جائیں تا کہ اسلامی شعور اور کردار میں تنزل نہ آنے پائے۔ ایسی مغربی لادینی تہذیب کی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شدومد سے مذمت فرمائی جو اسلام سے بیگانہ کردے اور عقل محض کی کورانہ تقلید کا پابند بنادے۔ اور اس مسلک کے پیش نظر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے خاندان میں بچوں کو انگریزی تعلیم نہ دلوائی۔ (۴۰)

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک بھی انگریزی پڑھنا حرام نہیں بلکہ انگریزی افکار کو اپنانا حرام اور کفر ہے، اور ان کی تہذیب کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لادینی تہذیب فرماتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں انگریزی تعلیم دلوانی ہو تو ساتھ دینی تعلیم ضرور دلوائیں کیا آج مسلمانوں نے اس بات کا خیال کیا ہے کہ دینی تعلیم کا کوئی خاطر خواہ بندوبست کیا جائے، بلکہ سارا وقت انگریزی پڑھنے میں صرف ہوتا ہے اور روزانہ بیس منٹ قرآن پڑھنے کے لئے نکالے جاتے ہیں استغفر اللہ العظیم

امام یوسف بن اسماعیل بن النبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں.

کیا انگریزوں کے بچے بھی مسلمانوں کے مدارس میں تعلیم حاصل کریں گے؟

ومن العجائب اناتری طوائف النصاری علی الاطلاق لایضعون اولادھم فی مدارس المسلمین مھما کانت ناجحۃ بل لاتضع طائفۃ منھم اولادھا فی مدارس طائفۃ اخری لئلاتتغیر عقائدھم فان کل طائفۃ منھم تکفر الاخری. وکذالک الیھود مع قلتھم وذلتھم فتحوالاولادھم مدارس مخصوصۃ بھم لئلایحتاج فی تعلیمھم الی وضعھم فی مدارس المسلمین او النصاری کل ذلک من الطوائف لحرصھم علی ادیان اولادھم وفی حال مشاھدتنا ذلک منھم نری کثیر أ من فساق المسلمین غیر حریصین علی دین

اولادھم فیضعونھم فی مدارس ای طائفة من طوائف النصاری بل وفی مدارس الیھود ایضاً ویخاطرون بدینھم غایة المخاطرة لیتعلموا اشیئا من اللغات الافرنجیة وبعض العلوم الدنیویة حالة کونھایمکن تعلمھافی مدارس المسلمین وفی غیر المدارس ایضاًلان یستاجر ابوالصبی معلما مخصوصاً لاولوده یعلمه اللغة التی یریدھا.

فانظر : ایھاالمومن ! حرص ھولاء علی ادیانھم الباطلة وعدم حرصک علی دینک الحق فتعجب من نفسک ان کان ینفعک العجب . واماقولک انی لااخشی علی ولدی اتباع ادیانھم لانھاظاھرة البطلان ، فھذا یااخی ! من تویلات النفس ووسواس الشیطان لان ولدک متی اختلت عقیدة الاسلامیة فدخول فی دینھم وعلم دخول السیان وھاانااجتھد فی نصحک والله المستعان .

ترجمہ: بڑی حیرت کی بات ہے کہ عیسائیوں کے سارے گروہ مطلقاً اپنی اولاد کو مسلمانوں کی تعلیم گاہوں میں نہیں پڑھاتے ہیں، خواہ وہ کتنے ہی کامیاب کیوں نہ ہوں، بلکہ ان میں ایک فرقے کا کوئی فرد دوسرے گروہ کے سکولوں میں اپنے بچوں کو نہیں پڑھاتا ہے کہ کہیں ان کے عقائد بدل نہ جائیں، اس لئے کہ ان کا ہر فرقہ دوسرے کی تکفیر کرتا ہے۔ اس طرح یہود نے بھی اپنی قلت تعداد اور ذلت ورسوائی کے باوجود اپنی اولاد کے لئے مخصوص سکول کھول رکھے ہیں، تاکہ ان کو یہ حاجت بھی نہ پیش آئے کہ تعلیم کے لئے اپنے بچوں کو مسلمانوں یا عیسائیوں کی تعلیم گاہوں میں داخل کروائیں، مذکورہ ہر ایک فرقہ سب کچھ اس لئے کر رہا ہے کہ اسے اپنی اولاد کے دین کی حفاظت کی بہت زیادہ خواہش ہے۔ اس کے باوجود ہم بہت سے فاسق مسلمانوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ اپنی اولاد کے دین کی حفاظت نہیں چاہتے، اسی لئے تو وہ اپنے بچوں کو نا صرف کسی عیسائی فرقے کی تعلیم گاہ میں بلکہ یہودیوں کے اداروں میں داخل کرنے

سے گریز نہیں کرتے اور دین کو محض اس لئے شدید خطرے میں ڈالتے ہیں کہ وہ فرنگی زبان اور دنیوی علوم سیکھ جائیں، حالانکہ انہیں علوم کو وہ مسلمانوں کی تعلیم گاہوں میں سیکھ سکتے ہیں۔ بلکہ وہ سکولوں میں داخلہ لئے بغیر اس طور پر زیور علم سے آراستہ ہو سکتے ہیں کہ ان کے والد اپنی اولاد کے لئے کسی مخصوص معلم کا انتظام کرے جو اسے اس کی پسندیدہ زبان سکھائے۔ مسلمانو! دیکھو یہ لوگ اپنے باطل مذہب کی حفاظت کے کس قدر حریص ہیں، جبکہ تم کو اپنے دین کے تحفظ کی کچھ بھی خواہش نہیں ہے تو اس کے لئے اپنے نفس شریر پر تعجب کرو، اگر تمھیں تعجب سود مند ہو۔ رہا تمھارا یہ کہنا کہ ہمیں اپنی اولاد پر یہ اندیشہ نہیں ہے کہ وہ ان کے مذہب کی پیروی نہیں کرے گی تو کیوں کہ ان کا بطلان بالکل ظاہر ہے۔ برادر عزیز! یہ تیرے نفس کی گمراہیاں اور شیطان کے وسوسے ہیں، اسی لئے کہ جب تیری اولاد کا اسلامی عقیدہ بگڑ جائے گا تو اس کا ان کے مذہب میں داخل ہونا یا نہ ہونا برابر ہے۔ یہاں تک میں نے تیری نصیحت اور خیر خواہی کی کوشش کر دی اور مدد کی درخواست اللہ تعالیٰ سے ہی ہے۔ واللہ المستعان۔

اس مسئلہ پر غور کریں کہ عیسائی اپنے بچے ہمارے مدارس میں داخل نہیں کرواتے کہ کہیں کہ ان کے بچے اپنے دین سے بیزار نہ ہو جائیں اور ایک ہم ہیں کہ ہم اپنے بچے ان کے سکولوں میں داخل کرواتے ہیں ہم کو نہ اپنے دین کی فکر ہے اور نہ اپنے بچوں کے دین کی۔

عیسائی ہمارے بچوں کو پڑھاتا ہے تو اپنے مفاد کے لئے اور ہمارے بچوں کو اپنے عقیدے سکھانے کے لئے اور اگر وہ اپنے بچے کو ہمارا دین پڑھاتا ہے تو بھی اپنے عقیدے کے پرچار کے لئے، اس بات کو سمجھنے کے لئے میں آپ کے سامنے ایک واقعہ رکھنا چاہتا ہوں جس سے یہ مسئلہ سمجھنا آسان ہو جائے گا۔

نواب چھتاری کے حوالے سے ایک خوفناک منصوبے کا انکشاف

”عالم اسلام میں عیسائیت کی خفیہ سرنگ“ کے عنوان سے ہدی ڈائجسٹ اپریل (۱۹۹۳ء)

میں محمد آصف دہلوی کا ایک مضمون اشاعت پذیر ہوا ہے جس میں نواب چھتاری کے حوالے سے ایک خوفناک منصوبے کا انکشاف ہوا ہے جس کو پڑھ کر آنکھیں حیرت واستعجاب سے کھلی کی کھلی رہ جاتی ہیں۔ یہ مضمون اس بات کا پتہ دیتا ہے کہ آج اہل مغرب کس قدر پراسرار انداز میں "اسلامی وحدت" کو ختم کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ پوراواقعہ دہلوی صاحب کی زبان قلم سے سماعت فرمائیں۔ موصوف کہتے ہیں:

دوران سفر میں نے ایک صاحب سے دریافت کیا، کیا آپ نے سلمان رشدی کی لکھی ہوئی کتاب "شیطانی آیات" پڑھی ہے؟ اس میں کیا لکھا ہے جو اس قدر اس کی مخالفت ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا پڑھی تو میں نے بھی نہیں مگر میں نے سنا ہے کہ اس کتاب میں رسول اللہ ﷺ کی بہت توہین "خاکم بدہن" کی گئی ہے، اسی وجہ سے مسلمانوں کی طرف سے احتجاج کیا جا رہا ہے۔ دوران گفتگو انہوں نے کہا کہ مجھے ایک پرانا قصہ یاد آ گیا، وہ قصہ یوں ہے۔ میرے ایک دوست جو علی گڑھ میں نواب چھتاری کے ہاں ملازم تھے اور نواب صاحب ان سے کافی بے تکلف تھے۔ انہوں نے یہ واقعہ سنایا کہ نواب صاحب تقسیم ہند سے پہلے انگریزوں کے بڑے بہی خواہ تھے۔ وہ مسلم لیگ اور کانگریس پارٹی دونوں سے لاتعلق تھے اور سیاست میں انگریزوں کے ہر طرح کے مددگار تھے۔ اسی لئے انگریزوں نے ان کو یو پی کا گورنر بنایا تھا۔ ایک بار برطانوی حکومت نے سب گورنروں کو مشورے کے لئے انگلستان بلوایا تو نواب صاحب بھی بحیثیت گورنر انگلستان گئے، یہاں علی گڑھ کا جو بھی نیا کلکٹر آتا تھا ان سے برابر ملتا رہتا تھا اور کبھی کبھی آگرہ کمشنر بھی ملتا تھا، ان سب افسروں کے نواب صاحب سے بڑے اچھے تعلقات تھے۔ جب نواب صاحب انگلستان پہنچے تو جو کلکٹر اور کمشنر ریٹائر ہو کر انگلستان جا چکے تھے، جب ان کو نواب صاحب کے آنے کی اطلاع ملی تو وہ ملنے کیلئے آئے۔ ان میں سے ایک کلکٹر جو نواب صاحب سے بہت زیادہ مانوس تھا اس نے کہا نواب صاحب! آپ یہاں تشریف لائے ہیں تو آیئے آپ کو یہاں کے عجائب خانے دکھا دوں جن

میں ہزاروں سال پرانی چیزیں ایسی ایسی موجود ہیں جو آپ نے کبھی بھی نہ دیکھی ہوں گی ۔نواب صاحب نے کہا کہ عجائب خانے تو ہم نے سب دیکھ لئے اور حکومت نے دکھا دیئے ہیں اور جو شخص بھی یہاں آتا ہے وہ یہ چیزیں دیکھ ہی جاتا ہے۔البتہ! اگر تم کچھ دکھانا چاہتے ہو تو ایسی چیزیں دکھاؤ جو یہاں سے اور کوئی دیکھ کر نہ گیا ہو؟ اس نے کہا کہ اچھا میں سوچ کر بتاؤں گا۔وہ دو دن بعد آیا اور اس نے کہا: نواب صاحب! میں نے سوچ لیا ہے اور ساری معلومات بھی جمع کر لی ہیں۔اب آپ کو میں ایسی چیز دکھاؤں گا جو اور کوئی یہاں سے دیکھ کر نہیں گیا ہوگا۔اس پر نواب صاحب بھی خوش ہو گئے کہ بس ٹھیک ہے۔کلکٹر نے نواب صاحب سے پاسپورٹ مانگا اور کہا کہ وہ جگہ دیکھنے کے لئے حکومت سے تحریری اجازت لینی پڑتی ہے اس لئے پاسپورٹ کی ضرورت ہوگی۔دو دن بعد وہ آیا اور کہا کہ کل صبح آپ میرے ساتھ میری موٹر میں چلیں گے، سرکاری موٹر نہیں لے جائیں گے۔نواب صاحب راضی ہو گئے۔

اگلے دن نواب صاحب اس کے ساتھ روانہ ہو گئے۔شہر کے باہر نکل کر ایک جنگل شروع ہو گیا۔اس میں ایک چھوٹی سی سڑک تھی جس پر جوں جوں چلتے گئے جنگل گھنا ہوتا گیا۔راستے میں کوئی پیدل چلتا نظر آیا نہ کسی قسم کی کوئی سواری نظر آئی۔کسی طرح آمد و رفت کا سلسلہ نہ تھا۔چلتے چلتے کوئی آدھ گھنٹہ گزرا تو نواب صاحب نے دریافت کیا، کیا دکھانے جا رہے ہو؟ کوئی جنگلی جانور ہے یا کوئی تالاب ہے، جس میں کوئی خاص قسم کے جانور رہتے ہیں۔اس طرف نہ آبادی ہے اور نہ کوئی انسان رہتے ہیں ابھی کتنا اور چلنا ہے؟ اس نے کہا بس تھوڑا اور چلیں گے۔اس نے کہا کہ جنگلی جانور یا تالاب وغیرہ نہیں دکھانا۔تھوڑی دیر بعد ایک دروازہ آیا جو ایک بڑی عمارت کے مین گیٹ کی صورت میں تھا۔اس میں آگے اور پیچھے دروازے تھے۔دونوں طرف فوجی پہرہ تھا۔کلکٹر نے موٹر سے اتر کر پاسپورٹ اور تحریری اجازت نامہ دکھایا۔اس نے دونوں رکھ لئے اور اندر آنے کی اجازت دی مگر یہ کہا کہ آپ اپنی

موٹر یہیں چھوڑ جائیں اور اندر جو موٹریں کھڑی ہیں ان میں کوئی لے جائیں۔نواب صاحب نے دیکھا کہ یہ دروازہ کوئی عمارت کا نہیں تھا بلکہ اس کے دونوں طرف دیواروں کی بجائے بہت گھنی جھاڑیاں اور گھنے درخت تھے جن میں سے کسی کا بھی گزرنا ناممکن تھا۔موٹر چلتی رہی مگر گھنے درخت اور کانٹے دار جھاڑیوں کے سوا کچھ بھی نظر نہیں آتا تھا۔نواب صاحب نے گھبرا کر اس سے پوچھا کہ کب وہاں پہنچیں گے؟اس نے کہا: بس اب تو پہنچ گئے ہیں۔ دیکھئے وہ جو عمارت نظر آ رہی ہے وہاں جانا ہے۔پھر اس نے خاص طور سے نواب صاحب کو کہا کہ جب ہم اس عمارت میں داخل ہوں گے آپ کسی سے سوال نہیں کریں گے، بالکل خاموش رہیں گے آپ کو جو کچھ بھی پوچھنا ہوگا آپ مجھ سے پوچھ لینا۔نواب صاحب نے کہا کہ اچھا ٹھیک ہے۔

عمارت سے تھوڑے فاصلے پر انہوں نے گاڑی چھوڑ دی اور پیدل عمارت کی طرف بڑھے۔یہ ایک بڑی سی عمارت تھی۔شروع والا دالان تھا،اس کے پیچھے متعدد کمرے تھے،جب دالان میں داخل ہوئے تو اس میں ایک نوجوان داڑھی اور مونچھوں والا عربی کپڑے پہنے اور سر پر رومال ڈالے ایک کمرے سے نکلا۔ایک دوسرے کمرے سے دو نوجوان اور نکلے۔ان لوگوں نے پہلے کمرے سے نکلنے والے نوجوان کو السلام علیکم کہا اور دوسرے نے وعلیکم السلام کہا اور ان کا حال دریافت کیا۔نواب صاحب حیران رہ گئے جب لڑکے ان کے قریب سے گزرے تو نواب صاحب ان سے کچھ سوال کرنے لگے تو کلکٹر نے منع کر دیا۔پھر کلکٹر نے ان کو ایک کمرے کے دروازے پر لے جا کر کھڑا کر دیا۔دیکھا کہ اندر فرش بچھا ہے اور اس پر عربی لباس پہنے متعدد طلبہ بیٹھے ہیں اور ان کے سامنے ان کے استاد بالکل اسی طرح بیٹھے سبق پڑھا رہے ہیں جیسے اسلامی مدارس میں استاد پڑھاتے ہیں۔طلبہ کبھی انگریزی میں تو کبھی عربی میں سوالات کرتے ہیں۔کلکٹر نے نواب صاحب کو سب کمرے دکھائے اور ہر کمرے میں جو تعلیم ہو رہی تھی وہ بھی بتائی۔نواب صاحب نے

دیکھا کہ کہیں کلام مجید پڑھایا جارہا ہے کہیں تجوید وقراءت کی تعلیم ہورہی ہے۔ کہیں معنی اور تفسیر کی کلاس ہورہی ہے، کہیں احادیث شریفہ پڑھائی جارہی ہیں تو کسی جگہ بخاری شریف پڑھائی جارہی ہے، کہیں مسلم شریف کے مسائل سکھائے جارہے ہیں اور کہیں اصطلاحات کی وضاحت تو کہیں مناظرہ ہورہا ہے۔ یہ سب دیکھ کر نواب صاحب حیران رہ گئے، اور ان کا جی چاہتا تھا کہ ان سے سوال کروں مگر کلکٹر انکو منع کر دیتا، یہ سب دیکھ کر جب واپس ہوئے ہوئے تو نواب صاحب نے کہا کہ اتنا بڑا مدرسہ اور یہاں پر اسلام کے اتنے دقیق مسائل پر گفتگو ہورہی ہے۔ آخر تم نے ان مسلمان طلبہ کو اس طرح کیوں بند کر رکھا ہے؟ اور ان کو کیوں چھپا رکھا ہے؟ کلکٹر نے کہا کہ ان میں کوئی ایک بھی مسلمان نہیں ہے بلکہ سب کے سب عیسائی ہیں۔ نواب صاحب کو حیرت ہوئی انہوں نے اس کی وجہ دریافت کی تو کلکٹر نے کہا کہ یہ بچے تعلیم مکمل کرنے کے بعد مسلمان ممالک میں خصوصاً مشرق وسطی میں بھیج دیے جاتے ہیں، وہاں یہ لوگ کسی بڑی مسجد میں جاکر نماز میں شریک ہوتے ہیں اور نمازیوں سے کہتے ہیں کہ وہ انگریز ہیں اور انہوں نے الازہر یونیورسٹی سے تعلیم پائی ہے اور مکمل عالم ہیں۔ انگلستان میں ایسے ادارے نہیں جہاں وہ تعلیم دے سکیں اور نہ مسجدیں ہیں اس لئے انہوں نے جلاوطنی اختیار کی ہے۔ وہ سردست تنخواہ نہیں چاہتے بلکہ انہیں صرف کھانا اور سر چھپانے کے لئے ٹھکانا اور پہننے کے لئے کپڑے درکار ہیں۔ وہ مسجد میں موذن یا امام یا بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم دینے کے لئے معلم کی حیثیت سے خدمات انجام دینے کو تیار ہیں ل۔ اگر کوئی بڑا تعلیمی ادارہ ہو تو اس میں استاد کی حیثیت سے کام کر سکتے ہیں۔ ان میں سے کسی کو مسجد یا مدرسہ میں رکھ لیا جاتا ہے تو مقامی لوگ بطور امتحان ان سے کوئی مسئلہ بھی معلوم کر لیتے ہیں اور وہ کافی وشافی جواب دیتے ہیں۔ اور کچھ عرصہ بعد کوئی اختلافی مسئلہ آتا ہے تو لوگ ان کے معتقد ہو چکے ہوتے ہیں اور وہ اس اختلافی مسئلہ پر پارٹیاں بنا کر خوب اختلاف کو ہوا دیتے ہیں اور مسلمانوں کو اچھی طرح آپس میں لڑاتے ہیں۔ سو اس ادارے کا پہلا مقصد ہی یہ ہے کہ

مسلمانوں کو آپس میں لڑاؤ۔ چنانچہ شرق اوسط کے گرجاؤں کے پادریوں کے سالانہ جلسے میں ایک پادری نے بحیثیت صدر اپنی تقریر میں کہا کہ مسلمانوں سے ہم مناظرہ میں نہیں جیت سکتے ،اس لئے ہم نے اسے چھوڑ کر یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ انہیں آپس میں لڑاؤ۔ اور اس میں ہم کامیاب بھی ہیں لھذا ہم کو اسی پر ہی عمل کرنا چاہئے ،اس مدرسے کا مقصد یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا درجہ جس طرح بھی ہو سکے گھٹاؤ تا کہ مسلمانوں کے دلوں میں جو ان کی عزت ہے اور محبت ہے وہ کم ہو جائے اور اس کے بغیر مسلمانوں پر قابو نہیں پا سکتے ، کیونکہ محض مسلمانوں کے اختلاف سے اسلام کو ختم نہیں کیا جا سکتا۔ کلکٹر کی ان باتوں سے نواب صاحب حیرت واستعجاب کے سمندر میں غوطے کھا رہے تھے۔ (۴۲)

اب آپ غور کریں کہ یہی وہ ادارے ہیں جن میں سر سید، ڈاکر نائک، جاوید غامدی غلام احمد پرویز، سلمان رشدی، سلمان تاثیر اور مرزا غلام قادیانی جیسے دجال پیدا ہوتے ہیں۔

انگریزی نہیں پڑھیں گے تو کھائیں گے کہاں سے؟

جاہل لوگ یہ بہت واویلا کرتے ہیں کہ ہم انگریزی نہیں پڑھیں گے تو روٹی کہاں سے کھائیں گے، اور یہاں پر ایک واقعہ نقل کرنا بہت ضروری جانتا ہوں تا کہ آپ کو معلوم ہو کہ ہماری قوم کس حد تک گر چکی ہے

رمضان المبارک کے دن تھے ایک بچے کا والد میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ بچے کو سکول سے چھٹیاں ہیں آپ اسے زیادہ سے زیادہ وقت دیں تا کہ جلد قرآن کریم پڑھ لے اور یہ دن کے وقت آجایا کرے گا۔ وہ بچہ آنے لگا ایک دن اس لڑکے کا ماما جو پنجاب یونیورسٹی سے پڑھا تھا اور وہ بزعم خود بہت زیادہ پڑھا ہوا اور گولڈ میڈل بھی اس کو ملا تھا بڑے غصے میں آیا اور کہنے لگا قاری صاحب! ہم اپنے بچے کو قرآن پڑھا کر بھوکا نہیں مارنا چاہتے نعوذ باللہ من ذلک.

اب دیکھیں ہماری قوم کا نظریہ ہے کہ قرآن پڑھ کرانسان بھوکا مرتا ہے اور انگریزی پڑھنے سے انسان امیر ہو جاتا ہے اب ہم قرآن سے ہی یہ معلوم کر لیتے ہیں کہ روزی کس کی تنگ ہوتی ہے قرآن پڑھنے والے کی یا روگردانی کرنے والے کی؟

قرآن کریم کا فرمان

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى

اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا تو بیشک اس کے لئے تنگ زندگانی ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے۔

قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا

کہے گا اے رب میرے مجھے تو نے کیوں اندھا اٹھایا میں تو انکھیارا تھا۔

صدرالافاضل سید نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

دنیا میں یا قبر میں یا آخرت میں یا دین میں یا ان سب میں دنیا کی تنگ زندگانی یہ ہے کہ ہدایت کا اتباع نہ کرنے سے عمل بد اور حرام میں مبتلا ہو یا قناعت سے محروم ہو کر گرفتارِ حرص ہو جائے اور کثرتِ مال واسباب سے بھی اس کو فراغِ خاطر اور سکونِ قلب میسر نہ ہو، دل ہر چیز کی طلب میں آوارہ ہو اور حرص کے غموں سے کہ یہ نہیں وہ نہیں حال تاریک اور وقت خراب رہے اور مومن متوکل کی طرح اس کو سکون وفراغ حاصل ہی نہ ہو جس کو حیاتِ طیبہ کہتے ہیں "قَالَ تَعَالٰى فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً" ورقبر کی تنگ زندگانی یہ ہے کہ حدیث شریف میں وارد ہوا کہ کافر پر ننانوے اژدہے اس کی قبر میں مسلط کئے جاتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا

شانِ نزول: یہ آیت اسود بن عبدالعزی مخزومی کے حق میں نازل ہوئی اور قبر کی زندگانی سے مراد قبر کا اس سختی سے دبانا ہے جس سے ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف آجاتی ہیں اور

آخرت میں تنگ زندگانی جہنم کے عذاب میں جہاں زقوم (تھوہڑ) اور کھولتا پانی اور جہنمیوں کے خون اوران کے پیپ کھانے پینے کو دی جائے گی اور دین میں تنگ زندگانی یہ ہے کہ نیکی کی راہیں تنگ ہو جائیں اور آدمی کسب حرام میں مبتلا ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ بندے کو تھوڑا ملے یا بہت اگر خوف خدا نہیں تو اس میں کچھ بھلائی نہیں اور یہ تنگ زندگانی ہے۔ (۴۳)

امام یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول

رازق اللہ تعالی ہے نہ کہ انگریزی سکولوں کی تعلیم

ایھاالمسلم ان کنت مسلماً حقاً یلزمک التصدیق بقول اللہ تعالی :قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ(سورۃ آل عمران :(رقم الآیۃ ۲۶ .۲۷)وبقول رسول اللہ ﷺ(ان روح القدس نفث فی روعی انه لن تموت نفس حتی تستوفی رزقها واجلها فاتقوا اللہ واجملوا فی الطلب)فاذا کنت مومناً بذلک تستریح فی دنیاک وآخرتک فان الآیۃ القرآنیۃ بینت ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب . فلم یتوقف ذلک علی تعلم هذه اللغات والحدیث النبوی صرح بان کل نفس لابد من وصولها الی رزقها واجلها المقدرین لها ولاعذر فی ذلک للکسالی الذین یترکون السعی فی طلب الرزق بالکلیۃ ویعیشون باسفل حالۃ من الاحتیاج اویکونون عیالاً علی غیرهم مع اقتدارهم علی الکسب فان النبی ﷺ قال

: اجملوا فی الطلب ولم یقل : لاتطلبوا هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاکِبِهَا وَ کُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ (سورة ملک رقم الآية ۱۵) وقال الله تعالى :فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اذْکُرُوا اللّٰهَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ (سورة الجمعة رقم الآية ۱۰)) فقد امر سبحانه وتعالى بطلب الرزق وانظر قوله ﷺ (لوتو کلتم على الله حق تو کله لرزقکم کمایرزق الطیر تغدو خماصاً وتروح بطاناً)فجمعل مع التو کل السعی فی طلب الرزقهاوهی جیاع فترجع مساء وهی شباع ولم یقل تبقی فی او کارهافتاتیهاالرزق بغیر السعی والحاصل ان طلب الرزق والسعی له مطلوب شرعاً ولکن برفق وبدون ان یضر ذلک بالدین لابارک الله فی دنیابلادین فالمومن راس ماله هو دینه فیلزمه المحافظة علیه غایة المحافظة ومهما رای من اسباب الدنیاسبباً یخل بدینه فلیجتنبه ویحتاط الاسباب التی لاتخل بالدین ورزقه المقدر له ان کان واسعاً او ضیقاً لابد ان یصل الیه هذافی الاسباب التی تخل بالدین ولاتهدمه من اساسه بالکلیة کالمحرمات الممنوعة شرعاً مثل الربا فان کثیراً یترقب علیه وهو مخل بدینهم غایة الاخلال حتی انه یخشی علی من داوم علی ولم یتب الی الله تعالی ان یختم له بخاتمة الشقاوة ویموت علی الکفروالعیاذ بالله تعالی کماقال العلماء منهم الامام ابن حجر فی تحفته شرح المنهاج قالوا: ولم یذکر الله تعالی فی القرآن الکریم ذنباً هو حرب لصاحبه غیر الربا وهو مع ذلک وکونه من اکبر الکبائر واعظم الذنوب اقل خطراً علی الدین من ادخال المسلم اولاده فی هذه المدارس النصرانیة فانهاعلی دین الاولاد اعظم صاعقة واکبر بلیة فاتقوا یاعباد الله ولاحول ولاقوة الابالله .

ترجمہ: مسلمانو! اگر تم حقیقت میں مسلمان ہو تو اللہ تعالی کے اس فرمان کی تصدیق تم پر لازم ہے۔ :قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ.

ترجمہ کنز الایمان: یوں عرض کر اے اللہ! ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے بے شک تو سب کچھ کر سکتا ہے

تو دن کا حصہ رات میں ڈالے اور رات کا حصہ دن میں ڈالے اور مردہ سے زندہ نکالے اور زندہ سے مردہ نکالے اور جسے چاہے بے گنتی دے۔ (۴۴)

اور رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی تصدیق بھی لازم ہے کہ (ان روح القدس نفث فی روعی انه لن تموت نفس حتی تستوفی رزقها و جلها فاتقوا الله و اجملوا فی الطلب)

ترجمہ بے شک جبریل امین علیہ السلام نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی کہ کسی بھی جان کو اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک وہ اپنا پورا رزق نہ حاصل کر لے اور اپنی پوری عمر نہ گزار لے تو اللہ تعالی سے ڈرو اور بہتر طریقے سے رزق تلاش کرو)

اس لئے اگر اس پر تمہارا ایمان ہو گا تو دنیا و آخرت میں تمہیں راحت ملے گی، کیونکہ مذکورہ آیت قرآنی نے صاف صاف بیان کر دیا ہے کہ اللہ تعالی جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے لھذا رزق کا ملنا ان زبانوں کے سیکھنے پر موقوف نہیں ہے، اور مذکورہ حدیث پاک میں صراحۃ یہ بیان کر دیا گیا کہ ہر جان کو ضرور اس کا وہ رزق اور وہ عمر ملے گی جو اس کی

تقدیر میں لکھ دی گئی ہے۔ یوں ان کاہلوں کے لئے اس میں کوئی عذر نہیں ہے جو پورے طور پر طلب معاش کی کوشش چھوڑ کر سب سے زیادہ محتاجی کی زندگی گزارتے ہیں یا دوسروں کے دست نگر بن کر رہتے ہیں۔ حالانکہ وہ خود کمانے کی قدرت رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: بہتر طریقہ سے رزق تلاش کرو۔ یہ نہیں فرمایا کہ رزق ہی تلاش نہ کرو، اور بہتر طور پر رزق تلاش کرنے کا معنی ہے کہ "میانہ روی کے ساتھ رزق تلاش کرو" اللہ تعالی نے فرمایا: هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا وَ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ.

وہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین رام کردی تو اس کے رستوں میں چلو اور اللہ کی روزی میں سے کھاؤ اور اسی کی طرف اٹھنا ہے۔(۴۵)

اور اللہ تعالی نے فرمایا: فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ .

ترجمہ کنز الایمان: پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔(۴۶)

اس آیت میں اللہ تعالی نے رزق تلاش کرنے کا حکم دیا، رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کو دیکھو (لو توکلتم علی اللہ حق توکلہ لرزقکم کما یرزق الطیر تغدو خماصاً و تروح بطاناً) اگر تمہیں اللہ تعالی پر سچا بھروسہ ہے تو وہ ضرور تمہیں روزی دے گا، جس طرح وہ پرندوں کو روزی دیتا ہے، وہ صبح کو خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو شکم سیر ہو کر واپس ہوتے ہیں)

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالی کی ذات پر توکل کے ساتھ حصول رزق کی کوشش کرنے کی نصیحت فرمائی۔ کیونکہ ارشاد فرمایا: پرندے صبح کو خالی پیٹ طلب رزق میں نکلتے ہیں اور شام کو شکم سیر واپس ہوتے ہیں۔ یہ نہیں فرمایا: کہ وہ اپنے گھونسلوں میں ہی رہتے ہیں

اور بغیر کوشش کے رزق ان کے پاس پہنچ جاتا ہے۔حاصل کلام یہ ہے کہ رزق طلب کرنا اور اس کے لئے کوشش کرنا دونوں ہی چیزیں شرعا مطلوب ہیں۔لیکن میانہ روی کے ساتھ اور اپنے دین کو نقصان کو پہنچائے بغیر (اللہ تعالی بغیر دین کے دنیا میں برکت نہ دے) کیونکہ مومن کا اصل سرمایہ اس کا دین ہی ہے۔لھذا اس کی حد درجہ حفاظت کرنا ضروری ہے، اور جب بھی یہ دیکھے کہ کوئی دنیاوی سبب اس کے دین میں خلل انداز ہو رہا ہے تو اس سے دور رہے، اور ان اسباب کو اختیار کرے جو دین میں فساد کا سبب نہ ہوں۔اور اس کا مقررہ رزق خواہ زیادہ ہو یا کم ضرور اس تک پہنچے گا۔یہ تفصیل ان اسباب کے بارے میں تھی جو دین میں صرف خلل انداز ہوتے ہیں، مگر دین کو بالکل اس کی بنیاد ہی سے نہیں ڈھاتے ہیں، جیسے وہ چیزیں جو شرعا ممنوع وحرام ہیں مثلا اس لئے کہ بہت سے تاجر سود لینے پر ملنے والے نفع کے خیال میں اس کا اقدام کرتے ہیں، حالانکہ یہ ان کے دین میں غایت درجہ فساد پیدا کرتا ہے ، یہاں تک کہ جو شخص ہمیشہ سودی کاروبار کرے اور اللہ تعالی کی بارگاہ میں توبہ نہ کرے اس کے برے خاتمے اور کفر پر مرنے کا اندیشہ ہے۔العیاذ باللہ تعالی۔

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنی کتاب "تحفۃ شرح منہاج" میں بیان کیا ہے کہ علماء کرام نے فرمایا ہے: کہ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں سود کے سوا کسی گناہ کو اس طور پر نہیں ذکر فرمایا کہ وہ صاحب قرآن سے جنگ ہے تاہم سود خدا تعالی سے جنگ ہونے اور سب سے بڑے گناہوں میں شامل ہونے کے باوجود اپنی مسلمان اولاد کو عیسائی سکولوں میں داخل کرنے کے مقابلے میں دین کے لئے کم از کم خطرناک ہے، کیونکہ یہ سکول تو بچوں کے خرمن ایمان کو جلا کر راکھ کر دینے والی سب سے بڑی بجلی اور عظیم تر مصیبت ہے۔اے اللہ تعالی کے بندو! اللہ تعالی سے ڈرو۔ولا حول ولا قوۃ الا باللہ .(۴۷)

انگریزی سکول میں نہیں پڑھیں گے تو ایٹمی ملک کیسے بنیں گے؟

امام یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

سوال

فان قلت ان قوۃ الافرنج هذه التی تغلبوا بها علی کثیر من البلاد انما هی بسبب ماتعلموه من العلوم الدنیویة، والصنائع الجزئیة والکلیة حتی اخترعوا من الآلات الحربیة مالم یسبق نظیره من العصور السابقة وتاجروا بمصنوعاتهم فی سائر جهات الارض قاصیها و دانیها وسلبوا بها وبسیاستهم وقواتهم اموالها وتغلبوا علی کثیر من اهالیها فاذالم ندخل مدارسهم لایمکننا ان نتعلم تلک الصنائع ولاعمل الادوات الحربیة کالبنادق والبارود والمدافع وقد قال الله تعالی: ﴿وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَاتَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَاتُظْلَمُوْنَ﴾ فیلزمنا ان نتعلم فی مدارسهم تلک العلوم والصنائع حتی یمکننا اعداد القوة التی امرنا الله بها.

ترجمہ: اگر تم یہ کہو کہ انگریزی علوم اور چھوٹی اور بھاری صنعتوں کا علم حاصل کرنے کے سبب فرنگیوں نے بہت سے ممالک پر اپنا قبضہ جمالیا ہے، یہاں تک کہ انہوں نے ایسے جنگی آلات ایجاد کر لئے ہیں کہ جن کی نظیر زمانہ ماضی میں نہیں ملتی۔ زمین کے چپہ چپہ میں اپنی مصنوعات پھیلا دیئے ہیں، ان کے ذریعے اور اپنی حکمت عملی اور فوجی قوت کے بل بوتے پر زمین کے مال و دولت ہتھیا لیے ہیں اور اس کے بہت سے باشندوں پر حکمران بن بیٹھے ہیں، اس لئے جب تک ہم ان سکولوں میں داخل نہیں ہوں گے، صنعت و حرفت کا فن نہیں سیکھ سکتے اور نہ ہی ہم جنگی آلات جیسے گولہ، بارود، بندوق اور توپ وغیرہ بنانے کا فن جان سکتے ہیں۔ حالانکہ اللہ

تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے:(وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ) اوران کے لئے تیار رکھو جو قوت تمہیں بن پڑے اور جتنے گھوڑے باندھ سکو کہ ان سے ان کے دلوں میں دھاک بٹھاؤ جو اللہ کے دشمن اور تمہارے دشمن ہیں اوران کے سوا کچھ اوروں کے دلوں میں جنہیں تم نہیں جانتے اللہ انہیں جانتا ہے اور اللہ کی راہ میں جو کچھ خرچ کرو گے تمہیں پورا دیا جائے گا اور کسی طرح گھاٹے میں نہ رہو گے۔(۴۸)

لہذا ضروری ہے کہ ہم ان سکولوں میں ان علوم اور صنعتوں کا علم حاصل کریں تا کہ وہ قوت تیار کر سکیں جس کا اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم دیا ہے۔

الجواب:

اقول : لاضرورة الى دخول مدارسهم على الوجه السابق المذموم المشوم الذى يذهب بالدين بالكلية او يخل به اخلالاً فاحشاً تكون عاقبة الوبال والانتقال من الهدى الى الضلال . فانالو فرضنا ان اولاتك الغلمان الذين دخلوا فى مدارسهم وضيعوا دينهم صاروا من اعلم العلماء بالعلوم الدنيوية والصنائع الافرنجية بحيث يفوق الواحد منهم على جميع اهل عصره لم يوف ذلك بماضيعوا من الدين ويمكن تعلم الصنائع والعلوم الدنيوية التى لاتخل بدينهم بعد كبرهمّ وتربيتهم فى مدارس المسلمين ورسوخ دين الاسلام فى قلوبهم وحينئذ ينتقلون الى بعض مدارسهم ان تحقق يقيناً انه لايضر فى دينهم الانتقال ولايخشى عليهم تبديل الهدى بالضلال .

ترجمہ: میں کہتا ہوں ان سکولوں میں مذکورہ بالا مذموم اور منحوس طریقے کے مطابق داخل ہونے

کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جو دین کو دلوں سے بالکل ہی نکال دیتا ہے یا اس میں حد سے زیادہ فساد پیدا کر دیتا ہے، جس کا انجام ہلاکت اور ہدایت سے گمراہی کے سوا کچھ نہیں ہے۔

اگر ہم مان لیں کہ ان سکولوں میں تربیت پا کر اپنے دین کو برباد کرنے والے بچوں کا شمار عصری علوم اور مغربی صنعتوں کے ماہرین میں ہونے لگے یہاں تک کہ ان میں کوئی اپنے زمانے کے تمام لوگوں پر فائق ہو جائے تو کیا یہ اس دین کا بدلہ نہیں ہو سکتا جس سے وہ محروم ہو گئے۔

جدید صنعتوں اور دین میں بگاڑ پیدا کرنے والے عصری علوم کی تعلیم بچوں کی اسلامی مدارس میں تربیت ہو جانے، ان کے دلوں میں دین اسلام کے راسخ ہو جانے، اور ان کے بڑے ہو جانے کے بعد ممکن ہے۔ پھر اب وہ عیسائی سکولوں میں منتقل ہوں گے تو اس سے نہ ان کے دین کو کوئی نقصان پہنچے گا اور نہ ان سے ہدایت کو گمراہی سے بدلنے کا اندیشہ رہے گا۔ (۴۹)

ایٹمی ٹیکنالوجی اور علامہ سعیدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ

رسول اللہ ﷺ نے تیر اندازی سیکھنے اور اس میں مہارت حاصل کرنے کی بہت تاکید فرمائی ہے کیونکہ اس زمانہ میں یہ دشمن کے خلاف بہت بڑا موثر ہتھیار تھا۔ اس زمانہ میں تیر اندازی کی جدید شکل ایٹمی میزائل ہے۔ جس طرح تیر کمان میں رکھ کر ہدف پر مارتے ہیں اس طرح میزائل کے وار ہیڈ ایٹم بم، ہیڈروجن بم اور نیوٹران بم رکھے جاتے ہیں اور لانچنگ پیڈ سے میزائل کو ہدف کی طرف داغا جاتا ہے۔ سو جس طرح اُس زمانہ میں تیر اندازی کا علم حاصل کرنا اور اس کی مشق کرنا ضروری تھا اسی طرح اس زمانہ میں ایٹم بم کی تیاری کا علم حاصل کرنا اور میزائل بنانے کا علم حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔ اس دور میں ایٹمی صلاحیت کو حاصل کرنا بہت ضروری ہے اور جب تک کسی ملک کو ایٹمی صلاحیت نہ ہو اس کی بقاء کی ضمانت نہیں

دی جا سکتی۔ دوسری جنگ عظیم میں امریکہ نے جاپان کے دو شہروں ہیروشیما اور ناگاساپر ایٹم پر گرائے تھے۔ جس سے وہ شہر تباہ ہو گئے اور جاپان وہ جنگ ہار گیا۔ اگر اس وقت جاپان کے پاس ایٹم بم ہوتے تو امریکہ کبھی اس پر بم نہیں گرا سکتا تھا۔ امریکہ اور روس کے درمیان جب سرد جنگ شروع ہوئی تو شدید مخالفت کے باوجود امریکہ نے چین یا روس پر ایٹمی حملہ نہیں کیا کیونکہ اس کو معلوم تھا کہ ان ملکوں کے پاس بھی ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم ہیں اور امریکہ ان کے دور مار بین البراعظمی ایٹمی میزائلوں کی زد میں ہے۔

اس لئے آج مسلمانوں کو اپنی بقاء کے لئے اور دنیا میں عزت اور آزادی کی زندگی گزارنے کے لئے جدید سائنس اور ٹیکنالوجی کا علم حاصل کرنا ضروری بلکہ سب سے مقدم فرض ہے۔ اسلحہ کے استعمال کی تربیت حاصل کرنا فرض کفایہ ہے اور کبھی فرض عین ہو جاتا ہے (۵۰)۔

گزارش

جدید اسلحہ ہم حاصل بھی کرلیں اور خود تیار بھی کر لیں پھر بھی ہمارے مسلمان بھائی ساری دنیا میں ذلیل و خوار ہوتے رہیں اور امریکہ ہمارے ملک کو دھمکیاں دیتا رہے اور ہمارے ہی ملک سے جس کو چاہے اٹھا لے، ہمارے ملک میں اس کے بنائے ہوئے قانون چلیں ، ہمارے ملک میں ڈرون حملے بھی وہ کرتا رہے، اور انڈیا روزانہ باڈر پر ہمارے کشمیری بھائیوں کو اور دوسرے پاکستانیوں کو شہید کرتا رہے تو بتائیں کیا فائدہ ایسے ایٹم کا، خدا تعالی اگر کسی کو ایٹم بم دے تو اسے چاہئے کہ اللہ تعالی سے غیرت بھی مانگے۔

دوسری روایت

درج ذیل روایت سے بھی لوگ بدگمانی پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کافروں سے پڑھنے کا حکم دیا غزوہ بدر میں جو لوگ قیدی بنے وہ بچوں کو پڑھاتے تھے حالانکہ

آپ حدیث شریف کے الفاظ دیکھیں اور غور کریں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو صرف لکھنا سکھانے کا حکم دیا تھا اس کے علاوہ کوئی علم پڑھانے کا حکم نہیں دیا۔ اور مجوزین یہ بتائیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کتنے بچوں نے ان سے علم حاصل کر کے ان کے عقائد کو اپنایا اور اسلامی وضع قطع کو چھوڑ کر ان کی وضع قطع کو اپنایا؟ ایک بھی ثابت نہیں کر سکتے۔ یہاں تو اکثریت لڑکوں کی جیسے ہی پڑھنے جاتی ہے اپنے دین سے بیزار ہو جاتی ہے۔ حدیث شریف میں یہ بات واضح ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صرف کتابت جو کہ ایک فن ہے اس کے سیکھنے کا حکم دیا تھا۔ کوئی علم پڑھنے کا حکم نہیں دیا تھا۔

وہ روایت یہ ہے

ففي مسند الإمام أحمد :عن علي بن عاصم قال :قال داود بن أبي هند: حدثنا عكرمة، عن ابن عباس قال :كان ناس من الأسرى يوم بدر لم يكن لهم فداء، فجعل رسول الله -صلى الله عليه وسلم- فداءهم، أن يعلموا أولاد الأنصار الكتابة،

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بدر کے وہ قیدی جن کے پاس فدیہ دینے کے لئے کچھ نہ تھا رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے فدیہ یہ مقرر فرمایا کہ وہ انصار کے بچوں کو لکھنا سکھا دیں۔

نوٹ: اس سے معلوم ہوا کہ ان سے کوئی علم سیکھنے کا حکم نہ دیا بلکہ ان سے صرف کتابت سیکھنے کا حکم دیا اور کتابت سیکھنے میں کوئی بھی عقیدہ و عمل کی خرابی نہ تھی جبکہ آج ان کی تعلیم کی ہزاروں خرابیاں ہیں اللہ تعالیٰ ان کے شر سے محفوظ رکھے۔ (۵۱)

یہ بدر کا بدلہ لینا چاہتا ہے

ففي مسند الإمام أحمد :عن علي بن عاصم قال :قال داود بن أبي هند:

حدثنا عكرمة، عن ابن عباس قال : كان ناس من الأسرى يوم بدر لم يكن لهم فداء ، فجعل رسول الله -صلى الله عليه وسلم -فداء هم، أن يعلموا أولاد الأنصار الكتابة، قال :فجاء يوما غلام يبكي إلى أبيه، فقال :ما شانک؟ قال :ضربني معلمي، قال :الخبيث يطلب بذحل بدر، والله لا تأتيه أبدا .

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بدر کے وہ قیدی جن کے پاس فدیہ دینے کے لئے کچھ نہ تھا رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے فدیہ یہ مقرر فرمایا کہ وہ انصار کے بچوں کو لکھنا سکھا دیں۔ ایک دن ایک بچہ روتا ہوا گھر اپنے والد ماجد کے پاس آیا تو اس کے والد نے سوال کیا کہ تم کو کیا ہوا؟ تو اس بچے نے کہا: کہ مجھے استاد نے مارا ہے۔ تو وہ انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بس اللہ کی قسم اب تم اس کے پاس نہ جانا، کیونکہ وہ بدر کا بدلہ لینا چاہتا ہے۔(۵۲)

شاعر مشرق علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ

یہ فیضان نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیل کو آداب فرزندی
گرچہ مکتب کا جواں زندہ نظر آتا ہے
مردہ ہے مانگ کے لایا ہے فرنگی سے نفس
شکایت ہے مجھے یارب! خداوندان مکتب سے
سبق شاہین بچوں کو دے رہے ہیں خاک بازی
یہ علم یہ حکمت یہ سیاست یہ تجارت
جو کچھ ہے وہ ہے فکر ملوکانہ کی ایجاد
دین ہاتھ سے دیکر اگر آزاد ہو ملت

ہے ایسی تجارت میں مسلمانوں کا خسارہ

خوش تو ہم بھی ہیں جوانوں کی ترقی سے مگر
لب خنداں سے نکل جاتی ہے فریاد بھی ساتھ

ہم سمجھتے تھے کہ لائے گی فراغت تعلیم
کیا خبر تھی کہ چلا آئے گا الحاد بھی ساتھ

گلا تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے تیرا
کہاں سے آئے صدائے لا الہ الا اللہ

وضع میں ہو تم نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

ناپاک جسے کہتی ہے مشرق کی شریعت
مغرب فقیہوں کا یہ فتویٰ ہے کہ ہے پاک

یہ علم یہ حکمت یہ تدبر یہ حکومت
پیتے ہیں لہو دیتے ہیں تعلیم مساوات

لڑکیاں پڑھ رہی ہیں انگریزی
ڈھونڈ لی قوم نے فلاح کی راہ
روش مغربی ہے پیش نظر
وضع مشرقی کو جانتے ہیں گناہ
یہ ڈرامہ دکھائے گا کیا سین
پردہ اٹھنے کی منتظر ہے نگاہ

شاعر اسلام جناب سید اکبر الہ آبادی

قرآن کو سمجھ لیں گے ایف اے پاس تو ہو لیں
والناس بھی پڑھ لیں گے ذرا ختناس تو ہو لیں

نئی تعلیم کو کیا واسطہ ہے آدمیت سے
جناب ڈارون کو حضرت آدم سے کیا مطلب

مغربی رنگ وروش پر کیوں نہ آئیں اب قلوب
قوم ان کے ہاتھ میں تعلیم ان کے ہاتھ میں

مذہب کبھی سائنس کو سجدہ نہیں کرے گا
انساں اڑیں بھی تو خدا ہو نہیں سکتا

علوم دنیوی کے بحر میں غوطے لگانے سے
زبان کو صاف ہو جاتی ہے دل طاہر نہیں ہوتا

نہ کتابوں سے نہ کالج کے در سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

جنگلوں سے نماز اور وظیفہ رخصت
کالج سے امام ابو حنیفہ رخصت

ہند مسکن میرا اور مغربی قانون ہے
رشتہ ہے زنار سے اور پابندی پتلون ہے

علوم ان کے زبان ان کی پریس ان کے لغات ان کے
ہماری زندگی کے سارے اجزاء ہیں ہاتھ ان کے

مغربی تعلیم سے دل ایشیا کا ہے ملول
کر دیا خلقت کو اس نے بے تمیز و بے اصول

خدا کے فضل سے میاں بیوی دونوں مہذب ہیں
اسے پردہ نہیں آتا اسے غیرت نہیں آتی

حوالہ جات

(۱) اقتضاء الصراط المستقیم لمخالفۃ أصحاب الجحیم لابن تیمیہ (۱:۵۲۷)

(۲) مہر منیر: ۱۴۱ و

(۳) تفسیر تبیان القرآن لعلامہ سعیدی (۱۱:۴۶۳)

(۴) تفسیر صراط الجنان فی تفسیر القرآن (۵:۴۴۳)

(۵) موج کوثر از محمد اکرام شیخ: ۲۲۸) مطبوعہ فیروز سنز لاہور

(۶) مشنری سکول میں مسلم طلبہ کا انجام: ۹)

(۷) (۱) شعب الایمان للامام البیہقی (۳:۱۹۳)

(۲) مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار للامام البزار (۱:۱۶۴)

(۳) المدخل إلی السنن الکبری للامام البیہقی (۱:۱۳۴)

(۴) جامع بیان العلم وفضلہ لابی عمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمری القرطبی (۱:۲۸)

(۵) ترتیب الامالی الخمیسیۃ للشجری للامام یحیی (المرشد باللہ) بن الحسین (الموفق) بن إسماعیل بن زید الحسنی الشجری الجرجانی (۱:۷۷)

(۶) أحادیث الشیوخ الثقات (المشیخۃ الکبری للامام محمد بن عبد الباقی بن محمد الأنصاری الکعبی، أبو بکر، المعروف بقاضی المارستان (۳:۱۱۵۸) والتوزیع

(۸) (العواصم والقواصم فی الذب عن سنۃ أبی القاسم (۱:۶۱)

(۹) التیسیر بشرح الجامع الصغیر (۱:۱۶۴) مکتبۃ الامام الشافعی - الریاض

(۱۰) فیض القدیر للامام مناوی (۱:۵۴۴)

(۱۱) فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث للعراقی (۳:۲۷۷)

(۱۲) مجلۃ الرسالۃ لاحمد حسن الزیات باشا (۱۷:۲۸)

(۱۳) البہجۃ فی شرح التحفۃ)(شرح تحفۃ الحکام((۲:۲۰۳)

(۱۴) إحیاء علوم الدین للامام الغزالی(۱:۱۴)دار المعرفۃ -بیروت

(۱۵) فتاوی رضویہ لامام احمد رضا خان بریلوی(۲۳:۶۳۰)

(۱۶) التراتیب الإداریۃ والعمالات(۲:۲۳۵)دار الأرقم -بیروت

(۱۷) مجموع الفتاوی لابن باز(۲۶:۲۴۲)ریاض سعودیہ عربیہ

(۱۸) المقاصد الحسنۃ فی بیان کثیر من الأحادیث المشتہرۃ علی الألسنۃ

(۱:۴۴۱)

(۱۹) کشف الخفاء ومزیل الإلباس عما اشتہر من الأحادیث علی ألسنۃ الناس

لامام العجلونی(۱:۱۳۸)

(۲۰) الفوائد المجموعۃ فی الأحادیث الموضوعۃ لشوکانی(۱:۲۷۲)

(۲۱) أسنی المطالب فی أحادیث مختلفۃ المراتب(۱:۵۸)

(۲۲) الضعفاء الکبیر للعقیلی(۲:۳۲۰)

(۲۳) تذکرۃ الحفاظ(أطراف أحادیث کتاب المجروحین

لابن حبان(۱:۶۱)

(۲۴) الموضوعات(۱:۲۱۵)

(۲۵) تذکرۃ الموضوعات لامام طاہر بن علی(۱:۱۷)

(۲۶) تلخیص کتاب الموضوعات لابن الجوزی(۱:۵۷)

(۲۷) الفوائد الموضوعۃ فی الأحادیث الموضوعۃ للمقدسی الحنبلی(۱:۱۲۲)

(۲۸) الکامل فی ضعفاء الرجال للجرجانی(۱:۲۹۲)

(۲۹) مسند البزار(۱:۱۶۴)

(۳۰) المدخل إلی السنن الکبری للبیہقی(۱:۲۴۱)

(۳۱) شعب الایمان(۳:۱۹۸)

(۳۲) تاریخ بغداد للخطیب (۱۰:۲۹۷)
(۳۳) تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ عن الاخبار الشنیعۃ الموضوعۃ للکنانی (۱:۲۵۸)
(۳۴) فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین لامام احمد رضا خان: ۲۷-۲۸)
(۳۵) فتاوی رضویہ لامام احمد رضا خان بریلوی (۲۳:۵۲۳)
(۳۶) ایضاً (۲۳:۶۸۶)
(۳۷) ایضاً (۲۳:۷۰۶)
(۳۸) ایضاً (۲۳:۷۱۳)
(۳۹) ایضاً (۲۳:۵۴۷)
(۴۰) مہر منیر لعلامہ فیض احمد فیض: ۱۴۰-۱۴۱)
(۴۱) ارشاد الحیاری فی تحریر المسلمین من مدارس النصاری
لامام یوسف بن اسماعیل النبہانی: ۲۶)
(۴۲) (۱) ہدی ڈائجسٹ اپریل (۱۹۹۳ء) ہندستان
(۲) تحفۂ عقائد اہل سنت لعلامہ ظہیر الدین قادری
(۶۳-۶۴-۶۵)
(۴۳) تفسیر خزائن العرفان سورۃ طٰہٰ رقم الآیۃ ۱۲۳)
(۴۴) (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۲۶-۲۷)
(۴۵) سورۃ ملک رقم الآیۃ: ۱۵)
(۴۶) (سورۃ الجمعہ رقم الآیۃ ۱۰)
(۴۷) ارشاد الحیاری فی تحریر المسلمین من مدارس النصاری
لامام یوسف بن اسماعیل النبہانی: ۳۰-۳۱-۳۲)
(۴۸) سورۃ الانفال رقم الآیۃ ۶۰)
(۴۹) ارشاد الحیاری فی تحریر المسلمین من مدارس النصاری

لامام یوسف بن اسماعیل النبہانی: ۳۵-۳۶)

(۵۰) تفسیر تبیان القرآن از علامہ غلام رسول سعیدی (۴: ۲۲۴-۲۲۵)

(۵۱) (۱) مسند احمد بن حنبل (۴: ۹۳)

(۲) السنن الکبری للبیہقی (۶: ۲۰۶)

(۳) نیل الاوطار للشوکانی (۷: ۳۵۷)

(۴) غایۃ المقصد فی زوائد المسند للہیثمی (۲: ۱۵۹)

(۵) المسند الجامع لمحمود محمد خلیل (۹: ۴۹۱)

(۶) الاوسط فی السنن والاجماع والاختلاف للنیسابوری

(۱۱: ۲۱۶) دار طیبۃ - الریاض - السعودیۃ

(۷) بستان الاحبار مختصر نیل الاوطار للحریملی (۲: ۴۷۵)

(۸) امتاع الاسماع بما للنبی من الاحوال والاموال والحفدۃ والمتاع للامام المقریزی (۱: ۱۱۹)

(۹) المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام لجواد علی (۱۵: ۱۳۳)

(۱۰) منتقی الاخبار لابن تیمیہ رقم ۳۳۸۷)

(۱۱) التفسیر الحدیث (مرتب حسب ترتیب النزول) لمحمد عزت (۷: ۹۳)

(۱۲) مجلۃ البحوث الاسلامیۃ - مجلۃ دوریۃ تصدر عن الرئاسۃ العامۃ لادارات البحوث العلمیۃ والافتاء والدعوۃ والارشاد للرئاسۃ العامۃ لادارات البحوث العلمیۃ والافتاء والدعوۃ والارشاد (۳۵: ۱۵۷)

(۵۳) (۵۱) (۱) مسند احمد بن حنبل (۴: ۹۳)

(۲) السنن الکبریٰ للبیہقی (۲۰۶:۶)

(۳) نیل الاوطار لشوکانی (۳۵۷:۷)

(۴) غایۃ المقصد فی زوائد المسند للہیثمی (۱۵۹:۲)

(۵) المسند الجامع لمحمود محمد خلیل (۴۹۱:۹)

(۶) الأوسط فی السنن والإجماع والاختلاف للنیسابوری

(۲۱۶:۱۱) دار طیبۃ - الریاض - السعودیۃ

(۷) بستان الأحبار مختصر نیل الأوطار للحریملی (۴۷۵:۲)

(۸) إمتاع الأسماع بما للنبی من الأحوال والأموال والحفدۃ والمتاع للامام المقریزی (۱۱۹:۱)

(۹) المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام لجواد علی (۱۳۳:۱۵)

(۱۰) منتقی الأخبار لابن تیمیہ رقم ۳۳۸۷

(۱۱) التفسیر الحدیث (مرتب حسب ترتیب النزول) لمحمد عزت (۹۴:۷)

(۱۲) مجلۃ البحوث الاسلامیۃ - مجلۃ دوریۃ تصدر عن الرئاسۃ العامۃ لإدارات البحوث العلمیۃ والإفتاء والدعوۃ والإرشاد للرئاسۃ العامۃ لإدارات البحوث العلمیۃ والإفتاء والدعوۃ والإرشاد (۱۵۷:۴۵)۔

ماخذومراجع

القرآن الكريم

ترجمه کنز الایمان لامام احمد رضاخان مکتبہ المدینہ کراچی پاکستان

تفسیر خزائن العرفان لامام سید نعیم الدین مراد آبادی مکتبہ المدینہ کراچی پاکستان

اقتضاء الصراط المستقيم لمخالفة إصحاب الجحيم لابن تیمیہ دارعالم الکتب العلمیہ بیروت لبنان

مہر منیر لعلامہ مولانا فیض احمد فیض درگاہ غوثیہ گولڑہ شریف اسلام آباد

تفسیر تبیان القرآن لعلامہ سعیدی فرید بک سٹال لاہور پاکستان

تفسير صراط الجنان فی تفسير القرآن مكتبة المدينة كراچی پاکستان

موج کوثر از محمد اکرام شیخ :مطبوعہ فروز سنز لاہور

مشنری سکول میں مسلم طلبہ کاانجام : کتاب محل لاہور پاکستان

مسند احمد بن حنبل : دارالكتب العلمية بیروات لبنان

السنن الكبرى للبيهقی :دارالكتب العلمية بيروت لبنان.

نيل الاوطار لشوکانی :دار الكتب العلمية، بيروت -لبنان

غاية المقصد فی زوائد المسندللهيثمی:دار الكتب العلمية، بيروت -لبنان

المسند الجامع لمحمود محمدخليل :دار الجيل للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت، الشركة المتحدة لتوزيع الصحف والمطبوعات، الكويت

الأوسط فی السنن والإجماع والاختلاف للنيسابوری:دار طيبة -الرياض - السعودية

بستان الأحبار مختصر نيل الأوطار للحرملي دار إشبيليا للنشر والتوزيع، الرياض

إمتاع الأسماع بما للنبي من الأحوال والأموال والحفدة والمتاع لامام المقريزى :دار الكتب العلمية -بيروت

المفصل في تاريخ العرب قبل الإسلام لجواد علي :دار الساقي

منتقى الأخبار ر لابن تيميه :مكتبه دارلقلم بيروت لبنان

التفسير الحديث (مرتب حسب ترتيب النزول) لمحمد عزت :دار إحياء الكتب العربية -القاهرة

مجلة البحوث الإسلامية -مجلة دورية تصدر عن الرئاسة العامة لإدارات البحوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشادللرئاسة العامة لإدارات البحوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد

شعب الايمان لامام البيهقي :دارالكتب العلميه بيروت لبنان

مسند البزار المنشور باسم البحر الزخارلامام البزار :مكتبه دارلقلم بيروت لبنان

المدخل إلى السنن الكبرى لامام البيهقي :دار الخلفاء للكتاب الإسلامي - الكويت

جامع بيان العلم وفضله لابي عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي :دار ابن الجوزي، المملكة العربية السعودية

ترتيب الأمالي الخميسية للشجري لامام يحيى (المرشد بالله)بن الحسين (الموفق) بن إسماعيل بن زيد الحسني الشجري الجرجاني: دار الكتب العلمية، بيروت -لبنان

أحاديث الشيوخ الثقات (المشيخة الكبرى لامام محمد بن عبد الباقي بن محمد الأنصاري الكعبي، أبو بكر، المعروف بقاضي المارستان :دار عالم الفوائد

للنشر والتوزيع

العواصم والقواصم في الذب عن سنة أبي القاسم: مؤسسة الرسالة للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت

التيسير بشرح الجامع الصغير: مكتبة الإمام الشافعي -الرياض

فيض القدير لامام مناوى: دار القلم

فتح المغيث بشرح الفية الحديث للعراقي: مكتبة السنة -مصر

مجلة الرسالة لاحمد حسن الزيات باشا

البهجة في شرح التحفة)شرح تحفة الحكام: دار الكتب العلمية -لبنان / بيروت

إحياء علوم الدين لامام الغزالي دار المعرفة -بيروت

فتاوى رضويه لامام احمد رضاخان بريلوى رضافاؤنڈيشن لاهور پاکستان

التراتيب الإدارية والعمالات والصناعات والمتاجر والحالة العلمية التي كانت على عهد تأسيس المدنية الإسلامية في المدينة المنورة العلمية دار الأرقم - بيروت

مجموع الفتاوى لابن باز: رياض سعوديه عربيه

المقاصد الحسنة في بيان كثير من الأحاديث المشتهرة على الألسنة لاما م السخاوى: دار العلم

كشف الخفاء ومزيل الإلباس عما اشتهر من الأحاديث على ألسنة الناس لامام العجلوني: مكتبة القدسي قاهره مصر

الفوائد المجموعة في الأحاديث الموضوعة لشوكاني: دار لكتب العلميه بيروت لبنان

أسنى المطالب في أحاديث مختلفة المراتب: دار لكتب العلميه بيروت لبنان

الضعفاء الكبير للعقيلي :المكتبة العلمية بيروت لبنان

تذكرة الحفاظ (أطراف أحاديث كتاب المجروحين لابن حبان:دار الصميعي للنشر والتوزيع، الرياض

الموضوعات:المكتبة السلفية بالمدينة المنورة

تلخيص كتاب الموضوعات لابن الجوزى:مكتبة الرشد -الرياض

الفوائد الموضوعة في الأحاديث الموضوعة للمقدسي الحنبلي :دار الوراق - الرياض

الكامل في ضعفاء الرجال للجرجاني :الكتب العلمية -بيروت-لبنان

تاريخ بغداد للخطيب :دار الغرب الإسلامي -بيروت

تنزيه الشريعة المرفوعة عن الأخبار الشنيعة الموضوعة للكناني:دار الكتب العلمية -بيروت

فتاوى الحرمين برجف ندوة المين لامام احمد رضاخان : مكتبة الحقيقة استنبول تركي

ارشاد الحيارى في تحزير المسلمين من مدارس النصارى لامام يوسف بن اسماعيل النبهاني :المطبعة الحميدية المصرية

هدی ڈائجسٹ اپریل(۱۹۹۳ء) ھندستان

تحفظ عقائد اہل سنت لعلامہ ظہیر الدین قادری :مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور پاکستان

کلیات اقبال

کلیات اکبر الہ آبادی

مفتی ضیاء احمد قادری رضوی کی دیگر کتب

- وعظ کرنے والی انگوٹھیاں
- اسلام اور عورت
- اسلام اور کھیل۔
- تاریخ اہل سنت
- قلم کا ادب
- میلاد سید المرسلین ﷺ
- میلاد سید الانبیاء ﷺ
- میلاد سید الانبیاء والمرسلین ﷺ
- اعلیٰ حضرت اور سائنس
- کیا میلاد اور کرسمس ایک ہیں؟
- اسلامی معیشت
- طلع البدر علینا
- قربانی کے فضائل ومسائل
- اپنے ایمان کی فکر کیجیے
- صلوا علی الحبیب ﷺ
- غزوہ تبوک کا مبارک سفر
- اذان حجاز
- تحفظ ناموس رسالت اور جانور
- کتاب الصوم
- منافقین اور ان کی صفات
- مسجد ضرار اور اس کے نمازی
- اعلیٰ حضرت کے پسندیدہ کے واقعات
- دی مسیح فلم اور ایمان کا زوال
- صوفیاء کرام کی مجاہدانہ زندگی اور موجودہ خانقاہی نظام/ کامل دو جلد
- حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور عالمی انقلاب/ کامل دو جلد
- حضور غوث اعظم کی مجاہدانہ زندگی اور موجودہ خانقاہی نظام/ کامل دو جلد
- دین میں سختی نہیں کا کیا مطلب ہے؟
- عبادات رمضان اور اہم مسائل
- کیا کسی کی اصلاح کے لئے اس میں موجود نیکی پر طعن کرنا ضروری ہے؟
- فرانسیسی خناسوں کا اصلی چہرہ اور اہل اسلام کے نام اہم پیغام
- اللہ کے نام پر اپنی پسندیدہ چیز خرچ کرو
- عظمت حبیب الرحمٰن من تفسیر روح البیان
- کس دور کا مسلمان ترقی یافتہ ماضی یا حال کا؟
- عید کے دن قبرستان جانا کیسا؟
- تسبیح پڑھنا کیسا؟
- دربار نبوی کے خدام
- ائمہ اربعہ اور تصوف
- قبر کی طرف منہ کر کے دعا کرنا کیسا؟
- بعد دفن تلقین کرنا کیسا؟
- تعویذ کا ثبوت
- حدیث چین محدثین کی نظر میں